بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلّۃ ۔

BADR QADIAN

بدر

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ... بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۱۱

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

البدر کا عین غلام احمد ۔ Reg. No. CCLXXXVIII ۔ مسیح وقت و مہدی ... مجددین بدر

پیشگی چار روپے للعہ

۵ صفر ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۵ فروری ۱۹۱۲ء مطابق ۴ پھاگن سمت ۱۹۶۸

نمبر ۲۰ و ۲۱

کبھی اگر قادیان آؤ گے تم ۔ ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

کتب بدر ایجنسی

بمعہ قیمت کتب

پارہ الم سیقول تقطیع کلاں ۳ پارہ الم سیقول خورد ۱؍ ۔ ضرورت الامام ۱۰؍ نور القرآن حصہ دوم ۴؍ خلافت راشدہ ۲؍ ۔ جام شہادت ۰؍ یادگار کریم ۰؍ التبیان ۱۰؍ شہادت القرآن ۴؍ حمامۃ البشریٰ ۸؍ اوامر نواہی قرآن ۹؍ لیکچر لاہور ۱۰؍ دعوۃ الندوہ ۱؍ دافع البلاء ۱؍ نور القرآن علہ ۲؍ اعجاز احمدی ۱؍ ۔ آسمانی فیصلہ ۲؍ رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء ۳؍ ۔ مجموعہ آمین ۰؍ کشف الغطاء ۲؍ ۔ اربعین ۱؍ ستارہ قیصرہ ۰؍ سناتن دھرم ۰؍ ۔ مسک العارف ۱۰؍ حقیقت ۱؍ مسلمانوں کا خدا اور اس کے حضور دعا ... ۲؍ فصل حق ۲؍ تحفۃ الندوہ ۔ جواب سراج الدین عیسائی ۱۰؍ چٹھی مسیح ای حرفی عبدالقدوس احمدی کا من مولوی محمد علی ۱؍ بلاء القوم عابدین ۱۰؍ تحفۃ المشاقین ۔ کرشن اوتار ۔ گلدستہ احمدی ۔

سیف حق ۱؍ سی حرفی اللہ داد خان ۔ صدقے جاواں ۔ جام وحدت ۔ گل مونتیا ۔ کامن احمدی اللہ داد خان ۰؍ اظہار حق ۔ سی حرفی فضل دین ۰؍ کلمۃ الفصل ۱؍ گلدستہ رسالت ۲؍ پیغام ۲؍ تعلیم القرآن ۱؍ مسیح موعود دی سچائی تے اسدی تصدیق ۔ نیر کی فریاد ۔ تحفۃ العرب ۳؍ نظم متعلق خوف موت ۔ سچ دا سدا ۔ گلدستہ حمدار فرزند علی ۳؍ مجربات نور دین حصہ اول ۱۰؍ حصہ دوم ۱۰؍ ۔ سری نہہ کلنک درشن ۸؍ فتح دین ۳؍ کرشن لیلا ۱؍ مور کھ سدھ ۱؍ الاستخلاف ۴؍ غلامی ۳؍ القول الصحیح ۱؍ نظم مستورات ۔ شہادت آسمانی ۵؍ شہادت آسمانی حصہ دوم ۲؍ معیار الصادقین ۳؍ الحق لدھیانہ ۶؍ الحق دہلی ۸؍ لغات القرآن حصہ دوم ۔ خزینۃ المعارف ۴؍ خزینۃ المعارف حصہ دوم ۴؍ خطبہ الہامیہ ۔ ٹیچنگز آف اسلام ۔ ۔ ۴؍ مجموعہ عربی نظم ۶؍ مباحثہ مونگیر ۴؍ تصدیق کلام ربانی ۸؍ عبرت ۔ ثنائی ہرزہ درائی ۲؍ رحوِدیوین صدی کا یہودی ۲؍ ثنائی فرار ۳؍ روافحات بھاگلپور ۴؍

علمائے خلف ۔ نور دل ۰؍ حق کا پرچار ۴؍ یرمیاہ نبی کی پیشگوئی ۰؍ بائبل کا پرچار ۱۰؍ اسلام کا گر (نجات کی حقیقت) ۱؍ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ۱۰؍ اسلام کی پہلی کتاب ۲؍ قصیدہ موعودیہ ... پاکٹ بک ہر دو حصہ براہین احمدیہ بے جلد ۔ درثمین بے جلد اردو ۳؍ فتاوےٰ احمدیہ ہر سہ حصہ مکمل ۔ درثمین اردو فارسی مکمل مجلد ۹؍ درثمین اردو مجلد ۴؍ درثمین فارسی مجلد ۔ عربی بول چال ۲؍ لیکچر سیالکوٹ ۔

خوشخبری

سلسلہ احمدیہ کے مختصر رسائل چھپکر طیار ہو گئے ہیں احباب منگوا کر مفت تقسیم کریں ۔

دس شرائط بیعت ۔ ۲ حضرت مرزا صاحب کا مذہب ان کے اپنے الفاظ میں اقتباس از اردو نثر ۔ حضرت مرزا صاحب کا مذہب اقتباس از اردو نظم ۔ اب بار بار مردود حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی عیسائیوں کے لفظ باپ کی حقیقت اور اس کی اسلامی اصطلاح قیمت فی درجن ایک پیسہ ۔ ملنے کا پتہ ۔ بدر ایجنسی قادیان ۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

قادیان

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح بخیریت ہیں۔ ناسور کی حالت بدستور ہے اور آپ کے دائیں شانے میں درد رہا۔ صبح شام اور بعد مغرب کے درس قرآن شریف درس حدیث وغیرہ سب بدستور جاری ہیں۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود میں خیریت ہے۔ پچھلے جمعہ کا خطبہ حسب معمول حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے پڑھا۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب بغرض چندہ ضعفاء کے واسطے سفر پر جانے والے ہیں۔ خدا حافظ و ناصر ہو۔ حضرت نواب صاحب معہ اہل بیت خود مالیر کوٹلہ میں ہیں۔ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب یہیں رونق افروز ہیں +

مبارک

ایک عرصہ ہوا۔ حضرت صوفی غلام رسول صاحب نے مجھے اپنا ایک خواب سُنایا تھا کہ حضرت علی میری بیوی کے پیٹ کے اندر گھس گئے ہیں میں نے تعبیر عرض کی تھی کہ اللہ تعالےٰ آپ کو عیسوی صفت والا لڑکا عطا کریگا اب مولوی صاحب نے یہ بشارت سنائی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اُنہیں ایک مولود مسعود عطا فرمایا ہے جس کا نام انہوں نے بعض الہامات کی بنا پر مصلح الدین مسیح احمد رکھا ہے اللہ تعالےٰ مبارک کرے اور مولود کو مسعود اور جیسا اس کا نام رکھا گیا ہے۔ واقعی مظہر مسیح معین الدین اور مصلح الدین بنائے۔ آمین +

ایک اور مبارک

ایسا ہی ہمارے مکرم دوست ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب جالندھری نومسلم کو بھی اللہ تعالےٰ نے ایک اور فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے جسکی خبر بھی ماسٹر صاحب کو پہلے سے دیگئی تھی اور انہوں نے اپنے ہندو مسلمان دوستوں کو اس کی خبر کی تھی۔ اس مولود مسعود کا نام شریف احمد رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ اعین بنائے۔ ہمارے ہمعصر مشہور کرتے پھرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن پھر سکھ ہو گیا ہے۔ حالانکہ عبدالرحمٰن نے اس کے جواب میں ایک اور عبدالرحمٰن بھی پیش کر دکھایا ہے۔ اللھم زد فزد +

نیک تحریک پر عمل

ہمارے دوست برادر ولیداد خانصاحب نے تحریک کی تھی کہ جلسہ تاجپوشی پر ملازمان اپنی نصف تنخواہ جو انہیں زائد ملے گی صدر انجمن میں دیدیں۔ اس کو انہوں نے سب سے اول عملی رنگ دیا ہے اور اپنا حصہ مبلغ ۵ صدر انجمن کے خزانہ میں بھیج دیئے ہیں +

وی پی

اُن تمام صاحبان کی خدمت میں جن کی طرف سے قیمت اخبار تاحال وصول نہیں ہوئی۔ ۸ مارچ ۱۹۱۲ء کا پرچہ بذریعہ وی پی کیا جائے گا۔ کارخانہ میں روپے کی اشد ضرورت ہے اگر اب بھی خریداران نے قیمت نہ دی تو مشکلات کا سامنا ہوگا +

دُعا مدد

ہمارے مکرم عزیز دوست سید وزارت حسین کی بیماری کا تار آیا ہے۔ احباب سے التجا ہے کہ اس پیارے بھائی کی صحت کے واسطے درد دل سے دُعا کریں +

صوفی غلام محمد صاحب بی اے کے امتحان میں جانے والے ہیں احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں +

کون صاحب ہیں

کوئی صاحب شاکی ہیں کہ انہیں ماہ دسمبر کے پرچے نہیں ملے۔ نیز ضمیمہ درس صفحہ ۲۸۱ لغایت ۲۸۴ نہیں ملا۔ شکایت بڑے زور سے کی ہے مگر اپنا نام پتہ نہیں لکھا۔ مہر ڈاک پر ایک حصہ نام کوٹ اور حروف صبح برسا پڑھا جاتا ہے۔ اور بس +

تصحیح

برادر برکت علی صاحب مالاکنڈ سے لکھتے ہیں کہ یہاں سے خاں صاحب سعد اللہ خانصاحب صوبیدار میجر نے بیعت کا خط لکھا تھا۔ مگر ان کا نام غلطی سے اخبار میں مظہر احمد چھپا ہے۔ اچھا۔ خانصاحب سعد اللہ تو ہیں خدا انہیں مظہر احمد ہی بنا دے۔ فال نیکو ہے +

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے واسطے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور مجرب قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ جو بدر ایجنسی سے ملسکتی ہے +

مختار انجمن

سکرٹری صاحب صدر انجمن اطلاع دیتے ہیں کہ یکم نومبر ۱۹۱۱ء سے ماسٹر فقیر اللہ صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ دفاتر و مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان کو مختار عام کے فرائض کے بجالانے کی خدمت سے سبکدوش کیا گیا ہے۔ اور ان کی جگہ اس تاریخ سے منشی امیر محمد صاحب چوہدری سکندر خانصاحب قوم راجپوت ساکن رہرانہ تحصیل و ضلع ہوشیار پور کو مختار عام کی آسامی پر متقرر کیا گیا ہے +

مصافحہ

حکیم محمد عمر صاحب نے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ ہم اخبار کے ذریعہ سے ناظرین کو اس امر سے باخبر کر دیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ ملاقات کرنے کے واسطے ہاتھ اور بازو کو جھٹکا نہ دیا کریں۔ اس سے حضرت کو تکلیف ہوتی ہے۔ انگریزی شیک ہینڈ کی یہاں ضرورت نہیں یا ادب مصافحہ کیا چاہیئے +

ضروری اطلاع

اس سے پہلے بھی احباب کو اطلاع دیگئی تھی کہ جلسہ سالانہ یا مباحثہ کے لئے پہلے ہی سے دریافت کرکے انتظام ہونا چاہیئے مگر اب تک سٹومًا یہی طریق برتا جاتا ہے کہ احباب بجائے خود ایک فیصلہ کرکے سب کچھ کر لیتے ہیں۔ حتی کہ مباحثات میں شرائط بھی خود طے کر لیتے ہیں۔ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں درخواست بھیجدیتے ہیں کہ فلاں تاریخ اتنے افراد واعظ یا لیکچرار یا مباحثہ کرنیوالے پہنچ جانے چاہئیں۔ لہٰذا سب احباب کو دوبارہ مطلع کیا جاتا ہے کہ جہاں احباب جلسہ کی ضرورت سمجھیں تو پہلے بوساطت دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کی اجازت حضرت خلیفۃ المسیح سے لیا کریں۔ دفتر سکرٹری کی معرفت ایسی درخواستیں آنے میں یہ فائدہ رہے گا کہ اوقات مقررہ پر ضروری آدمی فارغ ہو سکینگے +

الحق الیقین

راولپنڈی میں کسی مقلد صاحب نے ایک رسالہ بدیں مضمون لکھا ہے کہ نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا۔ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا۔ رفع یدین کرنا۔ اور بلند آواز سے آمین کہنا یہ چاروں باتیں ناجائز ہیں۔ اس کتاب کا نام تحفہ امین ہے ہم نے اس کتاب کو نہیں دیکھا۔ مگر اس کے جواب میں ایک کتاب الحق الیقین نام ہمارے پاس برائے ریویو آئی ہے۔ جس کے مصنف جناب مولوی محمد شفیع ابوالحسن العباسی صاحب سکندر آبادی ضلع بلند شہر ہیں اس کتاب میں بروایات صحیحہ ان چاروں باتوں کو جائز ثابت کیا گیا ہے اور فریق مخالف کے دلائل کو توڑا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک اس قسم کے اکثر جھگڑے بیفائدہ ہوتے ہیں۔ اس میں کسی کو انکار نہیں کہ قرآن شریف سب سے مقدم ہے اس کے بعد احادیث رسول اور آثار صحابہؓ ہیں۔ پھر بزرگان دین کے اقوال اور استدلال قابل قدر و عزت ہیں۔ اس رسالہ کے مندرجہ دلائل معقول ہیں مگر زبان تیز ہے جو ممکن ہے کہ ایسی ہی ضرورت پر استعمال کی گئی ہو جیسی ضرورت ہمارے مکرم دوست ابوالقاسم کو مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ میں پیش آئی اور رسالہ احمدی لکھنا پڑا۔ رسالہ قابل دید ہے قیمت بمعہ محصولڈاک و خرچ وی پی صرف ۶ ہے اور ملنے کا پتہ یہ ہے منشی سید محمد شفیع صاحب ٹھیکہ دار رہوسے تالاب گنگنی سکل لکھنو + ان صاحب

گوشت کھاتے ہیں۔ہندو مذہب کی تعریف میں ہندؤں نے بہت زور لگائے ہیں۔ مگر اب تک کوئی جامع مانع تعریف نہیں ہوسکی اور نہ ہوسکتی ہے کیونکہ ہندو ایک بلا خور مذہب ہے۔گوشت نہ کھانے ولے بھی ہندو اور آدمی کو کھا جانے والے بھی ہندو۔ ویدوں کے آگے سجدہ کرنے والے بھی ہندو۔ اور ویدوں کا انکار کرنے والے بھی ہندو۔ ۲۶ کروڑ خدا ماننے والے بھی ہندو اور خدا کو گالیاں دینے والے دیو سماجی بھی ہندو سب ایک ہی ہندو ہوٹل میں بیٹھ کر بھوجن کرتے ہیں ✤

غلط فہمیاں نہ پھیلاؤ

تعجب ہے کہ بعض اخبار نویسوں کو خواہ مخواہ غلط باتیں شائع کرنیکا شوق ہوتا ہے جس سے ملک میں غلط فہمی پھیلتی ہے۔اور گورنمنٹ کو اس کا ازالہ کرنا پڑتا ہے۔ذیل کی مراسلت جو گورنمنٹ نے ہمارے پاس بھیجی ہے قابل توجہ ہے ✤

اخبار ٹریبیون نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۸ دسمبر گزشتہ میں لاہور میں چیچک کے پھیلنے کے باعث زیادتی شرح اموات پر توجہ دلاتے ہوئے لکھا تھا کہ "حیرت کی بات ہے کہ لاہور میں افسر صحت نے ٹیکہ چیچک کے کام کی نگرانی نہیں کی" ✤

اِس بیان میں ضرور غلط فہمی ہوئی ہے کیونکہ افسر صحت نے میونسپلٹی میں تمام عملہائے ٹیکہ چیچک کا اہتمام ماہ جون ۱۹۱۱ء میں لیا تھا ✤

ان عملہائے ٹیکہ کے نتیجہ کی نسبت یہ کہا جاسکتا ہے کہ ۸۱۱۶ ٹیکے یکم اپریل ۱۹۱۱ء اور ۱۵ دسمبر ۱۹۱۱ء کے مابین لگائے گئے اور ۱۲ ماہ مختتمہ ۳۱ مارچ ۱۹۱۱ء کی مجموعی تعداد ۲ ۵ ، ۶ تھی۔ شروع اکتوبر گزشتہ میں یہ بیماری نمودار ہوئی اور فی الفور ایسی تدابیر اختیار کی گئیں کہ عام لوگ ٹیکہ کے لگانے کے بھاری فائدہ سے ناواقف نہ رہیں۔ اخبارات میں اشتہار دیئے گئے کئی ہزار چھوٹے چھوٹے اشتہار تقسیم کئے گئے۔نیز ٹیکہ چیچک کی ضرورت کو بذریعہ منادی مشتہر کیا گیا۔ ڈاکٹر نیول صاحب اس بیماری کے پھیلنے کا یہ باعث ظاہر کرتے ہیں کہ لوگ بہ سبب جہالت مریضوں کو چھپاتے اور چیچک کی دیوی کی پوجا کرتے ہیں اور دوبارہ ٹیکہ کرانے کی طرف عام طور پر توجہ نہیں کرتے اور کثیر التعداد ابتدائی ٹیکہ ہائے چیچک میں کامیابی نہیں ہونے دیتے ✤

دستخط۔ راؤ بہادر۔ پنڈت گردھاری لعل
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی
گورنمنٹ پنجاب ✤

طاعون

ہندوستان میں وبائے طاعون سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔مگر لوگ ہیں کہ اس نشان کی طرف توجہ نہیں کرتے۔طاعونی اموات میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ماہ ڈسمبر کے آغاز پر ۶۵۰۰ موتیں ہفتہ وار واقعہ ہوتی ہیں مگر اب اس کی اوسط بارہ ہزار ہفتہ وار ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو راہِ ہدایت پر چلنے کی توفیق دے۔ اور اِس ارضی عذاب سے بچائے ✤

لارڈ کچنر

معلوم نہیں سرکار برطانیہ نے مصر میں ایک ایسا حاکم کیوں بھیجا ہے جس کی ساری عمر صرف جنگی خدمات میں گذری ہے لارڈ کچنر کے تقرر پر مصری اخبارات نے بہت شور مچایا تھا۔ اب اِس قسم کی افواہیں مشہور ہو رہی ہیں کہ خدیو اور لارڈ کچنر کے باہمی تعلقات اچھے نہیں ہیں پہلے انگریزی ایجنٹ بھی دوسرے پولٹیکل ایجنٹوں کے ساتھ دربار عید کے موقعہ پر خدیو کی ملاقات کو جایا کرتا تھا۔مگر اس دفعہ لارڈ کچنر دوسرے ایجنٹوں سے علیحدہ تشریف لے گئے اور وجہ یہ بیان کی کہ انگریزی ایجنٹ کی پوزیشن دوسرے یورپین ایجنٹوں سے جداگانہ اور خاص قسم کی ہے۔اور خدیو نے اس امر کو اپنی توہین سمجھا ہے اور جشن سالگرہ کے موقعہ پر دربار منعقد نہیں کیا۔ اس میں تو شک نہیں کہ برٹش ایجنٹ کی پوزیشن خاص ہے۔ اور صرف اتنی بات کشیدگی کا باعث نہیں ہوسکتی ✤

وعظ کا اثر

مرزا حاکم بیگ صاحب کی تحریک سے جلالپور۔ضلع گجرات میں ایک احمدیہ جلسہ بڑی کامیابی سے ہوا۔ صوفی غلام رسول صاحب راجیکی اور حافظ ابوعبید اللہ صاحب وزیرآبادی وعظ کے واسطے تشریف لیگئے تھے۔ جلالپور میں سخت مخالفت تھی اُسے اِن وعظوں کے اثر نے مٹادیا۔غیر احمدی مولوی صاحبان مباحثہ کے واسطے تشریف لائے تھے اور فریقین کے واسطے تقریروں کا وقت مقرر ہوگیا تھا مگر مرزا حاکم بیگ صاحب لکھتے ہیں کہ مولوی غلام رسول صاحب نے اپنے وقت میں صرف لفظ الحمد سے دیگر مذاہب عیسائی آریہ وغیرہ کی ایسی تردید کی کہ مخالف بھی عش عش کرنے لگے۔ایسی پُر اثر تقریر تھی کہ تمام حاضرین جلسہ کو ایک صوفیائے کرام کی مجلس بنا دیا۔سامعین نہایت مسرور تھے اور جب مولوی صاحب کا وقت ختم ہُوا۔تو بالمقابل کے مولوی حیدر اللہ خاں صاحب بے اختیار بول اُٹھے کہ مرحبا مولوی صاحب میں اس سے زیادہ بول نہیں سکتا۔ میں نہایت ہی خوش ہوں اور اِس خوشی میں اپنا وقت مقررہ بھی آپ کو دیتا ہوں میرا وقت بھی آپ کو مبارک ہو۔چنانچہ ایسا ہی ہُوا اور مولوی حیدر اللہ خاں صاحب اخیر میں بول اُٹھے کہ آپ مُسلمان ہیں ہم آپ کو کافر نہیں کہتے اور السلام علیکم کہہ کر مصافحہ کیا" جلالپور میں مرزا صاحب موصوف کا گھر ہی احمدی ہے۔اللہ تعالےٰ اِن کی ہمت اور کوشش میں برکت دے ✤

بچپن کا گواہ

فخر ملتانی نے اپنا ایک مکالمہ جو کہ قادیان کے ایک معزز ہندو صاحب کے ساتھ سفر میں ہُوا تھا ہمیں بھیجا ہے جو فائدہ عام کے واسطے درج ذیل کیا جاتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُرانے اور بچپن کے واقف بھی ان پر کوئی عیب نہیں لگا سکتے ✤

فخر۔ حضرت مرزا صاحب کے کم سنی حالات کیسے تھے ✤

لالہ۔ مجھ سے وہ تقریباً اٹھارہ اُنیس سال بڑے تھے بارہ سال کا تھا۔ اس وقت کے یاد ہیں۔ بہت نیک تھے علم دوست تھے کسی قسم کی شکایت ہم نے اُنکے چال چلن کے متعلق نہیں سُنی۔ اعلےٰ درجہ کے شاعر تھے میرا اُستاد ان سے اصلاح لیا کرتا تھا۔ میں نے خود ان سے دُنیا کی بے ثباتی پر نظم لکھوائی تھی۔ جو مجھے ساری یاد تو نہیں۔ ہاں ایک آدھ تو یاد ہے ✤

فخر۔ وہی سُنا دیجئے ✤

لالہ۔ دو شعر سُنائے ✤

فخر۔ کوئی عشقیہ نظم لکھا کرتے تھے ✤

لالہ۔ ہاں۔ بہت اعلےٰ درجہ کی لکھتے تھے ✤

فخر۔ کوئی ایک آدھ شعر یاد ہو تو وہ بھی سُنا دیجئے ✤

لالہ۔ تم تو منہ دیکھنے سے ہو بیزار ✤ داغ سینے کے کِسکو دکھلاؤں

لالہ - مرزا صاحب اور میرا صرف دو باتوں میں اختلاف رہا ہے - ایک یہ کہ مرزا صاحب کہا کرتے کہ نجات محض اسلام میں ہے - میں کہتا کہ نہیں - اور مذاہب[1] میں بھی ہو سکتی ہے - دوم الہام کے بارے میں میں کہتا کہ خواب ہوتے ہیں - الہام نہیں ہوتے - الہام کبھی جھوٹے نہیں ہؤا کرتے - مرزا صاحب کے الہام جھوٹے بھی ہوتے[2] تھے - خواب میرے بھی بعض سچے ہوتے تھے - جس کی تصدیق خود مرزا صاحب فرماتے تھے - محمدی بیگم والا الہام جھوٹا ہؤا ✤

فخر - یاتیک من کل فج عمیق یاتون من کل فج عمیق کے آپ شاہد ہیں - کیا اس الہام کے وقت حضرت صاحب کے پاس لوگ آتے تھے ؟ کیا یہ لفظ لفظ پورا نہیں ہوا ؟

لالہ - یہ خواب میں ہی انہوں نے دیکھا ہوگا - اس الہام کے وقت تو لوگ بالکل نہیں آتے تھے - چونکہ ان دنوں سوامی دیانندجی کا چرچا ہو رہا تھا - مرزا صاحب نے بھی اس کے برخلاف کچھ لکھا تو اس پر چند ایک لوگ آنے شروع ہو گئے تھے - فی الواقعہ اب بالکل پورا ہو رہا ہے مگر اس کو میں خواب کہتا ہوں الہام نہیں ✤

فخر - پنڈت لیکھرام والی پیشگوئی الہامی پوری ہوئی یا نہیں ✤

لالہ - نہیں پیشگوئی تو تھی کہ سخت غیر معمولی تکلیف اور دکھ پیش آئے گا - وہ تو مر گئے ✤

فخر - اگر معمولی طور پر میعاد کے اندر مر جاتے تب آپ کا یہ اعتراض کسی قدر قائم رہ سکتا تھا - مگر وہ بھی چھری کے ذریعہ قتل کئے گئے - زخم کاری لگنے کے بعد وہ کچھ عرصہ زندہ بھی رہے تاکہ تکلیف اور دکھ والی پیشگوئی کی صداقت پر مہر لگانے - آخر وہ اس قدر دکھ اٹھاتے ہوئے اور اسلام کی فتح اور اپنی ناکامی کو اپنی زندگی میں دیکھتے ہوئے راہی ملک عدم ہوئے - خیر اچھا یہ فرمائیے کہ حضرت مرزا صاحب سے ملازمت میں کی اور سنا جاتا ہے کہ مختاری کے امتحان میں فیل ہو گئے تھے یہ بات کیسے ہے ✤

لالہ - پہلے پندرہ روپے کے ملازم تھے پھر پچیس کے ہوئے - مختاری کے امتحان میں کامیاب ہوئے مگر اس سال چند ایک امیدواروں کے پرچے گم ہو گئے اس لئے اس سال کا امتحان موقوف کیا گیا - آخر ان کے والد صاحب نے یہاں کی زمین کے مقدموں کیلئے بلا لیا ✤

فخر - خدا جانے اگر مختاری پاس کرتے یا ملازمت میں رہتے تو یہ سلسلہ حقہ کیسے بنیاد پکڑتا ✤

لالہ - یہ کام تو ہر طرح ہونا تھا - کیونکہ تقدیر میں تھا ✤

لالہ شرم پت ہر ایک جواب میں بے اختیار بے ساختہ حضرت صاحب کی نیکی اور علم کی تعریف کرتے جاتے تھے ✤

اسی گفتگو کے ضمن میں میں نے کہا کہ مسافر آگرہ اور مولوی ثناءاللہ وغیرہ نے جو گالیاں اور فحش زبانی کا شیوہ اختیار کیا ہے - یہ بہت ہی بھدا اور برا ہے - اس پر لالہ جی نے بڑے زور سے صاد کیا ✤

---

[1] وہ غیر احمدی معترض جو حضرت صاحب پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ وہاں سے فیل ہو کر یہ سلسلہ پیسہ کمانے کے لئے جمایا - اس مخالف آریہ کے لفظوں پر غور فرماویں ✤

تعدد ازدواج

آریہ مسافر نے اپنے فروری کے رسالے میں جا بجا بیجا حملے مکرمہ سکینۃ النساء کے مضمون متعلق تعدد ازدواج پر کئے ہیں - تعجب ہے کہ بقول دھرم پال آریہ لیڈر نیوگ سے نہیں شرماتے اور نکاح ثانی پر غضبناک ہوتے ہیں - قرآن پاک اور رسول کریم پر بھی سخت کلامی کرتے ہیں - مگر کوئی معقول دلیل تعدد ازدواج کے خلاف نہیں دے سکتے - یہ سچ ہے کہ رسم نیوگ جاری ہو جائے - تو پھر نکاح ثانی کی ضرورت ایک حد تک نہیں - ایک ہی مرد اور ایک ہی بیوی کو لازمی قرار دینے سے جو نقائص پیدا ہو سکتے ہیں - ان پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں - کیونکہ تمام آریہ مسافر بلکہ مقیم بھی اس کے قائل ہیں - اب رہا یہ امر کہ اس کا علاج کیا ہو سکتا ہے - سو اس کے علاج مختلف زمانوں میں مختلف سوچے اور بتائے اور برتے گئے ہیں ✤

(۱) بعض قوموں میں یہ رواج ہے کہ ایک عورت ایک ہی وقت میں کئی خاوند رکھ سکتی ہے اسکو انگریزی میں [illegible] کہتے ہیں۔

(۲) یسوعی دنیا نے خلاف شریعت توریت و عمل انبیاء یہ قرار دیا کہ ایک ہی مرد ایک ہی عورت جو کبھی ایک دوسرے سے قطع تعلق نہیں کر سکتے - نتیجہ یہ ہؤا کہ فرنگستان میں کثرت سے زناء خانے بنے - جہاں ایسی عورتیں ایک جگہ رکھی جاتی ہیں جن کا کوئی مقرر خاوند نہ ہو - اور جو فیس دے وہ وقتی ضرورت پوری کر کے چلا جائے - اسکو انگریزی میں پراس ٹی ٹیوشن کہتے ہیں ✤

(۳) آریاؤں نے اس خیال میں یہ اصلاح کی کہ صرف مردوں کا ہی حق نہیں کہ وہ اپنی ضروریات کو پورا کریں بلکہ عورتوں کا بھی حق ہے کہ جس طرح مرد بعض ضرورتوں کے واسطے غیر عورتوں کے پاس جا سکتے ہیں اس طرح ان کی عورتیں بھی ضرورتوں کے وقت غیر مردوں کے پاس جا سکیں - بغیر اس کے کہ ان کا تعلق ٹوٹے اور اس کے قواعد منضبط کر کے اس کا نام نیوگ رکھا گیا - اس کے واسطے انگریزی میں کوئی لفظ نہیں - اس کے مطابق ایک عورت اپنے خاوند سے علیحدہ نہیں ہوتی بلکہ اس کے ہوتے ہوئے اور اس کو دکھا کر اور غالباً اس کے ذریعہ سے غیر مردوں کے پاس جا سکتی ہے - اور ایسا ہی مرد بھی دوسری بیاہی ہوئی عورتوں کے پاس جاتے ہیں - مگر فرق اتنا ہے کہ عورتوں کے واسطے گیارہ کی تعداد مقرر ہے اور مرد کے واسطے حد بست نہیں کہ وہ کتنی عورتوں کے ساتھ نیوگ کر سکتا ہے ✤

(۴) اسلام نے فطرت انسانی میں اس امر کو نگاہ رکھ کر کہ یہ ضروری نہیں کہ ایک مرد اور ایک ہی عورت سے جو علیحدہ نہ ہو سکیں وہ تمام لوازمات ہمیشہ پورے ہو سکیں جو مرد و عورت کے واسطے ضروری ہے ان مذکورہ بالا قواعد میں اصلاح کر کے ان کو عین فطرت و نیچر انسان کے مطابق کر دیا کہ مرد بلحاظ اپنی ضرورت طاقت مالی و جسمی و قوت اخلاقی متعلق عدل کے ایک سے زائد بیویاں کر سکتا ہے مگر عورت کی فطرت ہی ایسی ہے کہ ایک خاوند کی ہو کر رہے - اور اگر معاشرت کے اصول کے مطابق وہ اسکی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا تو وہ علیحدگی حاصل کر سکتی ہے اور اپنے لئے دوسرا خاوند تلاش کر سکتی ہے - اس طرح نہ مردوں کو ضرورت ہے کہ غیر جگہ تلاش کریں اور نہ عورتوں کو ضرورت ہے کہ کہلائیں کسی اور کی اور جائیں کسی اور کے پاس - تعدد ازدواج اور طلاق ان تمام خرابیوں کا علاج ہے

نوٹ [1] بھی کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سوائے ویدک دھرم کے اور دھرم میں بھی نجات حاصل ہو سکتی ہے ✤

[2] بھی سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض الہام سچے بھی تھے تو معلوم ہؤا کہ الہام ضرور ہوتے ہیں ✤

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ نبیہ الکریم

کلام الملوک ملوک الکلام

نوٹ۔ سید صاحب نے اس کلام کے ترتیب دینے میں دکنی اردو زبان کا استعمال کیا ہے جو کہ ان کی مادری زبان ہے ہم نے بھی اس میں تغیر نہیں کیا کیونکہ اسمیں بھی ایک خاص لطف ہے۔ (ایڈیٹر)

کلامِ امیرؓ

مکتوبہ سید بشارت احمد صاحب دکنی

فرمایا۔ ایک وقت امام بخاری علیہ السلام جہاز میں سفر کر رہے تھے اور ان کے ہاں ایک ہزار دینار بھی تھے اچانک کسی بدمعاش نے جو دیکھ پایا تو غل مچانے لگا کہ میرے ایک ہزار دینار کسی نے چرا لیا۔ حضرت نے جو سنا تو فوراً آہستگی سے دینار دریا میں ڈالدیا جب سب کی تلاشی لیگئی تو ان کی بھی تلاشی لی گئی لیکن ان کے ہاں سے بھی نہ نکلے۔ اُس بدمعاش نے بعد میں پوچھا کہ حضرت آپکے ہاں تو ایک ہزار دینار میں نے اپنی آنکھوں خود دیکھ چکا تھا پھر آپنے اُسے کہاں غائب کیا۔ فرمایا او کمبخت میں نے اپنی تمام عمر حدیث میں صرف کیا اور تو چاہتا تھا کہ مجھے متہم کر دیوے اسلئے میں نے انہیں دریا میں ڈالدیا تاکہ متہم نہو جاؤں ورنہ میری تمام عمر کی خدمت خاک میں مل جاتی۔

فرمایا۔ دیکھو اس کے بعد امام صاحب کبھی کسی کے آگے ہاتھ تو نہیں پسارے۔ خدا تعالیٰ انہیں خود ہی دیتا رہا۔

فرمایا۔ ہر وقت خدائی فضل میرے شامل حال رہا ہے چنانچہ ایک واقعہ بیان فرمایا کہ مکہ معظمہ جاتے وقت بمبئی میں میرے ایک معزز دوست ملگئے جو وہ بھی مکہ جاتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میرا صندوق خالی ہے آپ اپنی کتابیں و سامان بھی اسی میں رکھدیں میں نے بے تکلف رکھ دیا۔ اتفاقاً جدہ میں وہ جب ضرورتاً اپنی کونجی دیکھے تو نہ پایا۔ پس وہ کہنے لگے کہ آپ کا سامان رکھنے سے میری کونجی کھوئی گئی ہے لہذا اب آپکو دینا ہوگا میں حیران کہ میں کیا جانوں۔ پھر وہ تو لڑنا شروع کیا اتنے میں ایک شخص نے کہا کہ اسقدر کیوں ضد کرتے ہو کہ چلو میں لوہار ہوں اُس سے عمدہ کونجی تمھیں بنا دونگا۔ وہ بھی ضدی کہنے لگے۔ مجھے دوسری کونجی سے کوئی سروکار نہیں مجھے تو اپنی وہی کونجی چاہیئے۔ خیر میں نے کہا کہ صبر کرو اگر خدا چاہے تو آپکو وہی کونجی مل جائے گی لیکن وہ نہ مانتا تھا نہ ملنے اور اسقدر روز مُصر ہوتے کہ جو خواب و خور میرا تلخ کر دیتے اور کوئی کام بھی مجھے کرنے ندیتے اور بالکل ناک میں دم کر دیا۔ بالآخر میں نے دعا کیا کہ یا الٰہی تو ہی ہر بات پر قادر ہے تو فضل کر اور انکی کونجی دلادے۔ چنانچہ اسکے بعد صبح کو اتفاقاً ترکوں کے کیمپ میں چوری ہوئی اور چور فرار ہوگئے۔ ایک ترک جو چوروں کے پیچھے دوڑا تو صرف ایک کنجیوں کا گچھا کہ جسمیں بہت سی کنجیاں تھیں ہاتھ آگیا جس کو چوروں نے غفلت سے جلدی میں چھوڑ کر بھاگ گئے تھے وہ اس گچھے کو غصے سے ہماری طرف لے آیا۔ میں جو دیکھا تو اُس گچھے میں وہ کونجی بھی موجود تھی۔ چونکہ ترک عربی نہیں جانتے میں نے ایک مترجم سے کہا کہ اسکو کہو کہ اسمیں ایک کونجی میری بھی ہے اگر مجھکو آپ چور سمجھتے ہیں تو بے دریغ پکڑ لیں۔ لیکن براہ کرم وہ کونجی تو مجھکو دیدیں وہ یہ سنکر بہت غصہ ہوا۔ اگرچہ میں نہیں سمجھ سکتا تھا۔ لیکن بشرہ و طرز گفتگو سے سمجھ گیا کہ وہ بہت غصے میں ہے۔ مگر پھر بھی میں نے یہی کہوایا تو وہ بالآخر ہنس پڑا اور کہنے لگا کبھی چور اپنے منہ سے بھی اقبال کیا ہے لہذا وہ گچھا پھینک دیا۔ مینے جھٹ وہ کونجی نکال لی اور پھر وہ صاحب کو دیدی وہ بہت ہی نادم اور خفیف ہوئے اور بڑی ہی معذرت چاہی +

کلام امیر

فرمایا۔ جب تک ہادی نہیں آتا اس وقت تک بڑی بڑی قسمیں کھا کر لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر ہمارے وقت میں ہادی آجاوے تو ہم اور قوموں سے بڑھ کر اس کی فرمانبرداری کرینگے۔ مگر جب ہادی آتا ہے تو اس سے دشمنی کرتے ہیں گھر سے نکالتے ہیں یہ سب بوجہ استکبار کرتے ہیں پھر یہ برائی کے مکر آخر کار انہیں پر لوٹ پڑتے ہیں یہی اللہ تعالیٰ کی سنت قدیم سے ہے اس میں کوئی تبدل نہیں ہوتا اور نہ آیا ہوا عذاب لوٹ جاتا ہے۔ انبیاء آتے ہیں اور اپنا کام کر ہی جاتے ہیں اس زمانہ میں اس کی نظیر ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔

فرمایا۔ اگر اللہ تعالےٰ بندوں کو ان کے اعمال بد پر پکڑنے لگے تو کوئی ایک جاندار بھی زمین پر باقی نہ رہے۔ کل چرند و پرند جو انسان ہی کے لئے خادم پیدا کئے گئے تھے وہ بھی ساتھ ہی نیست کر دئے جاویں۔ یہ اس کا بڑا فضل ہے کہ ایک وقت معین تک مہلت دی گئی ہے اس کی قدر کرو جب اجل مقدرہ آپہونچے گی تو کیا معلوم کہاں پہنچائے جاؤگے۔ اللہ تعالےٰ ہی خبیر و بصیر ہے کہ کیا معاملہ اسکے ساتھ ہوگا۔

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کی وحی مہبط وحی پر اس کے حسب استعداد نازل ہوتی ہے۔ خاتم انبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی استعداد معلوم کرنا ہو تو سارے قرآن کریم پر نظر کرے۔ حضرت عائشہؓ سے کسی نے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے خُلق کی نسبت سوال کیا تھا حضرت عائشہ نے جواب ایک ایسا ممتاز فقرہ فرمایا کہ جتنی تاریخیں جس قدر سوانح آپکے حالات میں لکھی گئی ہیں۔ وہ سب اس ایک چھوٹے سے فقرے کے برابر نہیں۔ رضی اللہ عنہا نے خُلقہ القرآن فرما کر یہ سمجھایا۔ کہ آپ کی ۲۳ سالہ سوانح عمری قرآن ہے کیسا خوش قسمت ہے وہ انسان جو قرآن شریف کو اس غرض سے پڑھتا ہے کہ اس کی اپنی لائف قرآن شریف کی آیات سے کہاں تک مطابقت رکھتی ہے۔ مومن اگرچہ کہنے کے لئے ایک نفس واحد ہے مگر باعتبار اپنے جمیع اعضاء کے وہ ایک جماعت کا حکم رکھتا ہے عربی میں سکے درمیانی خط کو مفرق بھی کہتے ہیں اور مفارق بھی کہتے ہیں۔ عاقل بالغ انسان کے اعضا ایسے ہیں جیسے جوارح اللہ ملائکۃ اللہ ہیں۔ پس ای انسان کامل قسم ہے اس قرآن حکمت والے قرآن محکم کی کہ بے شک تو رسول ہے۔ رسول نمونہ ہوتا ہے دنیا کے لئے۔

فرمایا۔ اس وقت لوگ سخت غفلت میں ہیں اسباب تنعم اسباب غفلت بہت بڑھ گئے ہیں۔ طالب علموں کو اپنے اپنے کورس (نصاب) کے پورا کرنے کی ہی فرصت نہیں ان کو کب موقعہ ملتا ہے کہ قرآن شریف پر کچھ غور و فکر کریں ان کے والدین کا بھی یوں ہی حال ہے نہ تو اپنے بچوں کو قرآن شریف کیطرف متوجہ کرنے کی فرصت ہے نہ خود ان کے اپنے لئے۔ بعد سکول کی چھٹی کے ورزش کا شغل ہے۔ قرآن شریف کی طرف توجہ ہو تو کیونکر ہو۔ بورڈنگ کے مہتمم اپنے بورڈنگ کے انتظام کو ہی اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ قرآن شریف کی طرف غور و فکر کرنے اور کرانے کی طرف ان کو بھی کم فرصتی اور غفلت ہے گدی نشینوں میں غفلت ہے۔ علماء میں بھی غفلت ہے طالب علموں میں بھی غفلت ہے۔ فقراء اور ان کے معتقدین بھی غفلت ہے امراء میں تو سب سے بڑھ کر غفلت ہے۔

خط و کتابت

کرتے وقت سب صاحبان اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر کیا کریں کیونکہ بغیر نمبر کے نام کی تلاش میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ (مینجر)

بدرِ خواتین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

خاکسارہ نے اپنی پیاری انصاف پسند اور معزز ہمشیرہ سکینہ بیگم صاحبہ کا مضمون بڑے غور سے پڑھا تو خاکسارہ نے اس پر چاہا کہ کچھ اپنی بہنوں کی خدمت میں لکھوں۔ لہذا اپنی بہنوں کی خدمت میں عرض ہے کہ واقعی ان کا مضمون قابل دید ہے بہت اچھا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزا۔ بہت کو فائدہ پہونچا ہوگا واقعی عورتوں میں حد سے باہر کمزوری ہے۔ مولاکریم اس ہماری کمزوری کو دور کرنے کی دلی توفیق عطاء فرماوے۔ آمین۔ عاجزہ اپنی بہن کے مضمون پر بڑی خوش ہوئی مگر وہ جواب تک حضرۃ خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام زیادہ تر مردوں کو نصیحت فرماتے رہتے ہیں ان کیطرف ہی تو ہماری معزز بہن خیال فرماویں عورتیں واقعی بہت کمزور ہیں مگر جب ان کو سمجھایا جاوے تو چونکہ وہ کمزور ہوتی ہیں اسلئے کمزور دل جلدی پھر آتی ہیں بعض مرد ایسے بے انصاف اور سخت دل ہوتے ہیں کہ ان کے دلوں میں خیال ہی نہیں آتا کہ آیا یہ بیوی ہے۔ بیویوں کے ساتھ ہمدردی ہی کوئی چیز ہوتی ہے چونکہ مرد بیویوں سے طاقت میں زیادہ ہوکر کمزور ہوگئے تو بیوی جو عورت کا لفظ اپنے اوپر رکھتی ہے اس نے تو کمزور ہونا ہی تھا۔ دعا ہے کہ مولاکریم مرد و عورت دونوں کی حالت پر رحم فرماوے اور کمزوریاں دور فرماکر عاجزوں کو شکریئے کی توفیق عطاء فرماوے۔ آمین

عورتوں میں یہی ایک کمزوری نہیں کہ وہ میاں کے نکاح ثانی کو برداشت نہیں کرسکتی۔ بلکہ اور بہت قسم کی کمزوریاں بھی ہیں مجھے ایک بات یاد آگیا۔ ہماری معزز بہنیں غور فرماویں خاص کر قادیان شریف کی بہنوں کی خدمت میں اپیل کرتی ہوں کہ وہ اس پر غور فرمادیں۔ جو ذیل میں درج ہے عاجزہ پہلی دفعہ قادیان شریف گئی تو ساتھ خاکسارہ کی والدہ صاحبہ یعنے میرے میاں کی اماں ہی تھیں وہ تو آگے ہماری معزز بہنوں سے واقف تھیں۔ لیکن خاکسارہ کی پہلی دفعہ تھی۔

قسم خدا کی وہ ہماری بہنیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دولت خانہ کے نیچے قیام رکھتی ہیں۔ وہ بیٹھنے کے واسطے جگہ دینی بھی ناپسند کرتی تھیں حالانکہ ان کو یاد بھی ہوگا کہ اگر ام المومنین صاحبہ کی خدمت اقدس میں کوئی اس تنگی کو پیش کرے تو ناراض ہوں گے مگر افسوس کہ جن احمدی بہن سے ملاقات ہوتی ہے وہ سوا حضرت مسیح موعود کے اور خلیفۃ المسیح کے دولت خانے کے سب کی شکایت کرتی ہیں۔

چار دن کی بات ہے کہ ایک سلیم الطبع احمدی بہن سے ملاقات ہوئی۔ تو باتیں کرتے کرتے اس نے کہا کہ قادیان کی ہماری بہنیں شاید ہمیں انسان نہیں جانتی۔ اگر چاہیے تو وہ بولنے سے بھی نفرت کرتی ہیں اسکے جواب میں خاکسارہ نے کہا کہ واقفیت کم ہوتی ہے اسلئے ہی کچھ کمی ہوتی ہے۔ تو اُسنے کہا کہ خیر تمہارے ساتھ ہماری واقفیت تھی لسکے اس جواب نے لاجواب کردیا۔

سو اپنی پیاری بہنوں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ باہر کی بہنوں کے ساتھ برائے مہربانی ذرا خلق سے پیش آیا کریں کیونکہ باہر کی عورتیں بےچاری اکثر کمزور ایمان ہوتی ہیں ان کے پاس وہ درس کی باتیں نہیں ہوتیں۔ جنھیں اللہ تعالےٰ نے آپکو سرفراز کیا ہوا ہے۔ وہ مولاکریم اس سرفرازی میں ہم عاجزوں کو بھی حصہ دار کرے اور ہر طرح کی کمزوریاں دور فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

اپنی معزز بہنوں کی غلام۔ اہلیہ ایوب احمد۔ خوشاب۔

ایک تبلیغی خط

پیاری بہن! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ورضوانہ۔ آپکا خط آپ کا محبت سے بھرا ہوا خط ابھی ابھی مجھے ملا اور میں نے اسے خوب توجہ سے پڑھا۔ آپ کو اس بات کا بڑا فکر ہے کہ میری چٹھی کوئی مرد نہ دیکھ لیتا ہو۔ سو اس کی نسبت آپ یقین رکھیں کہ میری ڈاک کا انتظام علیحدہ ہے پھر آپ نے اس پر حیرت ظاہر کی ہے کہ آنیوالے مسیح کی تمام خبریں کتابوں میں مذکور ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ ان کتابوں کے پڑھنے والے اور درس دینے والے بھول گئے اور وہ مسیح و مہدی کو پہچان نہ سکے۔

میری پیاری بہن! اول تو یہ بات ہی غلط ہے کہ ان کتابوں کے پڑھنے والے پہچان نہ سکے آخر چار پانچ لاکھ احمدی جماعت ہے اور یہاں قادیان میں بہت سے عالم و فاضل رہتے ہیں اُنہوں نے پہچانا یا نہیں ہاں جنھوں نے نہیں پہچانا ان کی مثال ایک لکھنی ہوں جو میں نے کچھ دن ہوئے سنی ہے۔

سنو! ایک سال سے شہنشاہ ہند کی لنڈن سے آمد آمد لگ رہی تھی۔ پھر جب وہ جہاز پر سوار ہوئے تو ساتھ ساتھ خبریں آتی رہیں۔ پھر جب آپ دہلی رونق افروز ہوئے تو سلامی کی توپوں نے اطلاع دی کہ بادشاہ سلامت آگئے پھر ایک پروگرام بھی شائع ہوگیا جس میں صاف صاف لکھا تھا کہ بادشاہ سلامت کی سواری ہوگی اور یوں اعیان مملکت ہمراہ ہونگے۔ باوجود اس کے آپ نے اخباروں میں پڑھا ہوگا کہ اس روز جلوس میں بہت کم لوگوں نے بادشاہ سلامت کو بھی پہچانا۔ حالانکہ وہ ایک بار پہلے بھی تشریف لا چکے تھے ان کی تصویریں بھی عام ہیں پھر بھی دھوکا لگا اور لوگ باوجود سُجاکے ہونے کے اندھے ہوگئے اور جب سواری گزر گئی تو ہاتھ ملتے رہ گئے کہ افسوس ہم روپے خرچ کرکے باہر سے آئے اور دیدار نہ کیا۔ اب سنو میری بہن! علماء کا حال کہ وہ بیشک مہدی کے منتظر تھے۔ لیکن کچھ ایسا بے ڈھب نقشہ ذہن میں جمائے بیٹھے تھے کہ مسیح کو نہ پہچان سکے اور افسوس ہے کہ پہچاننے کی کوشش بھی نہ کی۔ انجیل میں سچ لکھا تھا کہ ابن آدم اس طرح آئیگا جس طرح پورب پچھم کو بجلی کوند جاتی ہے۔ سو ہمشیرہ من سنو! اصل میں شوکت اسلام و شان و شکوہ اسلام جس کا حال اسلامی تاریخوں میں پڑھا جاتا ہے وہیں نظر آسکتا ہے جہاں پاک رحمٰن مولا کا نام لیا جاوے۔ ہمارے بعض کیا بلکہ اکثر مخالفین تو کچھ ایسے نفس امارہ کے فریب میں آکر نہ صرف خود بدظنی سے کام لیتے ہیں بلکہ اوروں کو بدظن بنانا اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں اور مرزائی کافر کہنے کے علاوہ بہت کچھ گندے عقیدے لوگوں کے دلوں میں جمانتے ہیں۔ کہ الامان۔ چنانچہ اکثر میں نے سنا ہے کہ بچاری بعض حسن ظنی کا خیال احمدیت کی طرف رکھنے والی (کیونکہ کامل احمدی بننا ذرا مشکل امر ہے) بیویوں سے ان کے نیک بخت خاوندوں نے جنھوں نے کبھی نماز تک نہیں پڑھی علاوہ ممنوعیت احمدیت کے یہاں تک کہدیا کہ مرزائیوں کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں رہتا چلیا کہ اس دفعہ جلسہ سالانہ پر مجھے بعض بچاری نیک بخت خاتونوں کی زبانی معلوم ہوا۔ اب وہ تو اور بیوی (خواہ بہانہ ہی سہی) کرکے اپنے آرام میں ہیں اور ان کو الگ بٹھا دیا غضب تو یہ کہ پھر نہ طلاق ہے نہ نان نفقہ۔ چنانچہ کئی ایک ایسی ایسے ناقابل برداشت دکھوں میں مبتلا ہیں اور خدا جانے کب تک رہیں (یقیناً مرتے دم تک) کاش کہ وہ لوگ قادیان آکر ظاہر و باطن طور سے معلوم تو کریں اور آنکھوں سے دیکھیں کہ قادیان "مرکز اسلام ہے" یا کفرستان

بخدا جب جمعہ کی نماز مسجد اقصےٰ میں ہونے لگتی ہے
اور زور سے اللّٰہُ اکبر کی آواز آتی ہے۔ تو میرے دل
میں نور رقت پیدا ہو جاتی اور شان و شوکت اسلام کا
نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے اور دل سے خود
بخود دعا نکلتی اور سجدہ میں گر پڑنے کو جی چاہتا ہے کہ
اے میرے رب العالمین میرے محسن و پیارے مولا
تیرے دین کی شوکت تیرے پاک اسلام کی شان تیرے
کلام پاک کا لطف خیز بیان کیسا مسرت انگیز ہے اور تو
نے اپنے پاک بندے کو اس بستی کے لئے (جسے کوئی
نہیں جانتا تھا) چن لیا۔ تو نے دنیا جہان کے متقی مومن
جمع کر دیئے۔ پیارے واحد لاشریک مولیٰ جیسے یہ اس وقت
جسمانی طور پر تیری جناب پاک میں حاضر ہیں اسی طرح انکو
آپس میں ہمدردی۔ اخلاص محبت بخشیو اور دائم وحدت
قائم رکھیو؟ ٭

بہن عزیزہ! میں اتنا لمبا محض اپنے ذوق میں
آکر لکھ رہی ہوں جو شاید آپ کا وقت ضائع کرنے والا
سمجھا جاوے مگر اسوقت میرا دل جوش سے بھر گیا ہے
اور بے اختیار لمبا مضمون لکھوا رہا ہے کہ شائد کسی سعید
روح کی تسکین کا باعث ہو۔ میں بعض وقت حیران رہ
جاتی ہوں کہ بے شک ہمارے خاندان میں دینداری
شروع سے ہی تھی میرے دادا مغفور بھی بڑے عابد
زاہد صالح۔ صوفی منش بزرگ تھے اور والد صاحب مرحوم
مغفور بھی صوفی طبیعت والے تھے یہ اسی فردوس مکان
خلد آشیاں وجود کا فیض ہے کہ عاجزہ سکینہ کو کچھ ذوق
دین اسلام ہے اور رشد یدہ لکھنے پڑھنے کی مہارت
پیدا ہوئی ہے ورنہ ہمارے پنجاب کے دیہاتوں میں تو
لڑکوں کے پڑھانے کا بھی رواج کم ہے۔ کجا لڑکیوں
کو پڑھانا لکھوانا۔ میرے نانا۔ اللھم اغفرلہٗ۔ بہت بڑے
عالم فاضل شخص تھے ان کا حلقہ درس بڑا وسیع تھا تیس
چالیس درویش مختلف علاقوں سے آکر ان کی خدمت میں
رہتے اور علم معقول و منقول پڑھتے تھے۔ ماموں صاحب
بھی (اکمل قاضی کے ابا جان) ایک عالم بے بدل فقیر
دوست آدمی ہیں مگر ایسا دین ایسا اسلام ایسا روحانیت
کی موجیں مارنے والا دریائے معرفت نہیں دیکھا قرآن
حمید کے ایسے نکات وجد انگیز واللہ ہم نے کبھی نہیں
سنے تھے خوش قسمت ہیں وہ جو گلشن اسلام کے باغبان
حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین مولانا نورالدین سلمہ القدیر
کے منہ سے کلام رحمٰن کی تفسیر سنتے ہیں۔ مرد تو خیر مرد ہیں وہ
اپنے تئیں پہلے ہی بڑے تجربہ کار لائق فائق سخن سنج
سخن فہم نکتہ رس خیال کرتے ہیں۔ مگر عورتوں میں جو
بیچاریاں ناقصات العقل والدین مشہور ہیں مشکل مشکل
مسائل کو با دلائل کچھ ایسی آسان عبارت میں طرز میں
سمجھاتے ہیں کہ سمجھدار خواتین بے شک بہت بڑا فیض
حاصل کرتی ہیں۔ اور خود بخود قرآن حمید کے پڑھنے سمجھنے
کا ذوق پیدا ہوتا ہے۔ میں عاجزہ ناچیز کیا ہوں کہ
تین چار سال سے حضرت کی فیض مجلس سے بہت ساری
برکات حاصل کیں اور قرآن کریم کے ایسے ایسے نکتے
سنے کہ کانوں سنے نہ آنکھوں دیکھے۔ چنانچہ بعض مقامات
قرآن کریم کے مثلاً حضرت یونس حضرت ایوب حضرت
داؤد حضرت سلیمان کے واقعات کی کچھ ایسی عبارت
تھی کہ قرآن مجید کے موجودہ اردو تراجم اور تفسیروں سے
کچھ معلوم نہ ہو سکتا کہ یہ کیا بات ہے تفسیر اکسیر اعظم جو
مراد آباد کے کسی مطبع کی بڑی شد و مد سے چھپی ہے میں
نے اس میں ہاروت ماروت فرشتوں کا ذکر پڑھا جو لمبی
کہانی عجائب ہی طور سے لکھی ہے جس میں غضب یہ ڈھایا
ہے کہ زہرہ ستارہ کو ایک بدکار عورت ثابت کیا ایسا
ہی اور بھی بہت سی غلطیاں ہیں جن میں زیادہ تر غلط
روایات کے طومار ہیں کہ انسان کی عقل مار دیتے ہیں
مگر حضرت امیر سلمہٗ نے ان مشکلات کو کچھ ایسی سادگی اور
پاکیزہ طرز سے ادا کیا کہ سمجھ بھی آگئی اور کوئی اعتراض
یا مہمل بات بھی باقی نہ رہی۔ سو میری پیاری بہن؟ یہ
بھی ایک عجیب بات ہے کہ ہم لوگ اپنے اپنے وطنوں میں
گھر وکیں شادی بیاہ ہونے کے موقعہ پر (اگرچہ کتنی متقی نہیں) کوئی نہ
کوئی بدعت کرا لیتی ہیں (زیادہ گنوار انہ نہ سہی مہندیا نہ بدعت)
کیونکہ کرنا پڑتی ہیں ضرور کوئی نہ کوئی مجبوری پیش آجاتی ہے لیکن
اگر کوئی بچہ قرآن شریف ختم کرے یا بسم اللہ شروع کرے روزہ رکھے
یا اور کوئی دینی کام پہلے پہلے کرے۔ تو خوشی کرنے میں کمال سستی ہے مگر
یہاں اس کے برخلاف ہے چنانچہ نکاح تو بڑی سادگی سے مسجد
میں چھوہارے وغیرہ خطبہ نکاح کے بعد بانٹ کر پڑھائے جاتے ہیں
اور غریب امیر کا یہی حال ہے پھر ہر ایک دینی کام میں خاص خوشی ظاہر
کیجاتی ہے مثلاً چند دنوں کی بات سنو اکرامۃ الحفیظ حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کی چھوٹی صاحبزادی نے قرآن حمید ختم کیا تو بیوی صاحبہ نے
سب احمدی بھائیوں کو پر تکلف دعوت دی تھی اسیطرح بفضل خداوند کریم احمدی
خواتین میں جو درس قرآن پر صبح ہوتا تھا۔ اسکا ایک دور ختم ہوا تو
حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ ہماری بعض بچیوں کا تو منشاء ہے کہ اس
خوشی میں مٹھائی بانٹ دیجاوے مگر قرآن کریم میں کئی بار ذکر آیا ہے
کہ کھانا کھلانا بہت بہتر ہے اسمیں یتامیٰ مساکین وغیرہ سب آجاوینگے۔
اسلئے جتنی درس میں بیبیاں بیٹھی ہیں کل ہیں انکی دعوت کرتا ہوں جب
بیبیاں گنی گئیں تو ایکسو بیس ہوئیں۔ دوسرے دن جمعہ کی صبحکو حضرت نے
درد دل خاص رقت قلب سے دعا مانگی اور لمبی دعا مانگی پھر بیویوں نے
کھانا کھایا۔ افسوس کہ میں دعا کی سعادت سے محروم رہی اور اس قابل قدر
دعوت میں شامل نہ ہو سکی مگر سنا کہ کھاتے وقت کوئی دو سَو بیبیاں جمع
ہو گئی تھیں گو بعض بیویوں کو شکایت رہی کیونکہ بے انتظامی کے باعث
بعض خواتین کو ملال پیدا ہوا جسے خود حضرت بیوی صاحبہ نے ان کی
دلشکنی محسوس کر کے دلدہی سے رفع ملال کر دیا اور خود انتظام میں
مصروف ہوئیں۔ مگر ہماری بہنوں کو چاہیئے کہ اس سعادت کو حاصل
کرنے کے واسطے خود کوشش کریں ورنہ پھر ایسی نعمت عظمیٰ کہاں
نصیب ہو گی۔ اب جبکہ پھر قرآن شریف شروع ہوا ہے اور ساتھ ہی
حدیث شریف کی ایک کتاب چند معزز بہنوں نے شروع کی ہے جنمیں
یہ ناچیز عاجزہ راقمہ بھی شامل ہے۔ خداوند کریم رحیم سے دعا ہے کہ
حضرت استاذنا کو صحت و عافیت بخشے اور بخیریت تمام یہ
دور بھی ختم ہو۔ میں انشاء اللہ کوشش کرونگی کہ جستہ جستہ نوٹ
بدر میں دیتی رہوں ٭

والسلام

عاجزہ سکینۃ النساء از قادیان

مژدہ ہدیہ پیغمبری یعنی تفسیر مظہری مصنفہ حافظ قاضی محمد ثناء اللہ صاحب پانی پتی

یہ امر تو مسلمہ ہے کہ بہترین مفسر معانی اسرار قرآنی نبی صلعم ہیں جبکہ اس تفسیر میں ہر آیت
کی تفسیر آیات و احادیث و آثار سے ہی کی گئی ہے تو یہی تفسیر
بہترین تفسیر ہے قاضی صاحب کو بوجہ انکے کمال تبحر کے ان
کے پیر صاحب علیہ الرحمۃ ملقب علم الہدیٰ اور شاہ عبدالعزیز صاحب
محدث دہلوی ملقب بیہقی ثانی فرمایا کرتے تھے ۱۲۵۵ھ میں
مولوی رکن الدین صاحب حصاری نے ابتدائی چار سورتیں
چھپوائیں اسلئے اب پانچویں سورۃ مائدہ سے چھپائی جا رہی
ہے اور سورۃ والناس تک مسلسل چھپوا کر انشاء اللہ ابتدائی چار
سورتیں چھپوائی جائینگی یہ تفسیر بے نظیر اب تک اس لئے طبع نہ
ہوئی کہ اس کے صرف پانچ ہی نسخہ جات قلمی ہند و بیرون ہند
میں ہیں مختصر مضامین تفسیریہ ہیں شان نزول آیات تفسیر
ہر آیت با حادیث مع تنقید روات تطبیق آیات با آیات مذاہب
قراء سبعہ بیان مقطعات و محکمات بیان ناسخ و منسوخ تفقہ
صحابہ کرام سرایا و غزوات و قصص احسنہ نکات و تصوف تردید
مذاہب معتزلہ وغیرہ معجزات انبیاء کرام مذاہب آئمہ حنفی شافعی
حنبلی مالکی فقہی مسائل عبادات و معاملات و ظائف با دعیہ
آیات و احادیث و بیان کہانت و نجوم و فلسفہ وغیرہ فضائل
علوم ظاہری و باطنی مع ترجیح علوم باطنی و ذکر خفی مذمت منافقت
و بدعت ثبوت خلافت بآیات و احادیث و اسماء الٰہی و انبیاء
و سور وضاحت اشارات و خفیات قرآنی انجاث صرفی و نحوی

واقعات

ایک آدمی کا گُردہ دوسرے آدمی میں لگا دیا گیا۔ صوبجات متحدہ امریکہ کے شہر فلاڈلفیا میں میتھوڈسٹ ہسپتال کے ڈاکٹر ہمینڈ صاحب نے حال مین ایک نہایت حیرت انگیز اور طبّی دنیا میں ہلچل مچا دینے والا علم جراحی کیا ہے اس کی مختصر کیفیت یہ ہے۔ کہ ایک مریض کا گردہ اس قدر خراب ہوگیا تھا کہ اس کی جان کے لالے پڑ گئے۔ مگر اتفاق سے مریض کے ہسپتال مین زیر علاج ہونے کے وقت ایک تندرست آدمی ایک حادثہ سے فوت ہوگیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس شخص کا گردہ نکال کر مریض کے خراب گردہ کی جگہ داخل کر دیا اور نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ وہ مریض چند روز میں بالکل تندرست ہوگیا اور اب وہ اپنا تمام کاروبار کرتا ہے۔

طلباء امتحان کے بعد اپنے پرچے دیکھ سکیں گے۔ پنجاب یونیورسٹی نے اپنے ایک تازہ اجلاس میں قرار دیا ہے کہ اگر کوئی امیدوار نتیجہ امتحان کے بعد اپنے نمبروں کی مفصل کیفیت دریافت کرنا چاہے تو وہ پانچ روپے داخل کرنے پر کیفیت معلوم کرسکتا ہے۔ صرف میڈیکل امتحانات میں شامل ہونیوالوں طالب علموں کو یہ رعائت نہیں دی گئی۔ تجویز بلاشک و شبہ بہت معقول اور اعلےٰ ہے جس سے ایک تو یونیورسٹی کی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔ دوسرے ناکامیاب امیدوار کو موقعہ ہوگا کہ صرف پانچ روپے خرچ کرکے اپنی تسلی کرلے کہ کس مضمون میں کتنے نمبروں کی کمی سے فیل ہوا تاکہ وہ اس کمی کو آیندہ دور کرسکے۔ کامیاب امیدواروں کے لئے بھی اگر وہ پانچ روپے آسانی سے خرچ کرسکتے ہوں اپنی اصلی قابلیت معلوم کرنے کے لئے یہ سودا مہنگا نہ ہوگا اور ممتحن صاحبان بھی ذرا ہوشیار ہوکر نمبر لگایا کریں گے ؏

امریکہ میں حبشیوں کی مخالفت۔ صوبجات متحدہ امریکہ میں جو عیسائی حبشی آباد ہیں وہان کی گوری آبادی میں ان کی مخالفت زوروں پر ہے چنانچہ بسا اوقات ان کے قصور کی سزا عدالت سے دلوانے کی بجائے گوری آبادی خود قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیتی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ ٹرنر نامی حبشی واعظ نے جس کا اپنی قوم میں بڑا رسوخ تھا ایک ہنگامہ میں ایک امریکن کو قتل کر دیا عدالت سے حبشی واعظ اور اس کے تین بیٹوں کو سزائے موت کا حکم دیا گیا تجویز تھی کہ اُسے قیدخانہ کے اندر پھانسی دیجاوے اتفاق سے اس روز زور کی بارش ہونے لگی اس لئے مجبوراً ٹرنر کا قتل دوسرے دن کرنا پڑتا لیکن مقتول کے وارثوں نے اصرار کیا کہ اسے آج ہی پھانسی دیجاوے ؏

تکمیل مشرقی علوم کے وظائف۔ گورنمنٹ ہند نے عربی اور سنسکرت زبانوں کی تکمیل کے لئے ۱۵۰ پونڈ سالانہ کے دو وظیفے منظور کئے ہیں جو ان اعلےٰ قابلیت کے طلباء یا پروفیسروں کو دئے جاویں گے جو ممالک یوروپ میں جاکر عربی یا سنسکرت کی تکمیل کرنا چاہیں انگریزی زبان یا یوروپ کی کسی دوسری زبان کا جاننا ضروری ہے یہ وظیفے دو سال کے لئے ہیں اور آنے جانے کا سیکنڈ کلاس کا کرایہ بھی دیا جاوے گا۔ خواہ انگلستان مین یا جرمنی میں یا کسی اور ملک میں جاکر تعلیم حاصل کریں لیکن ان ضوابط کی پابندی لازمی ہوگی جو وزیر ہند مقرر کریں درخواستیں یکم مارچ ۱۹۱۲ء تک ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم پنجاب کے نام آنی چاہیئیں جن کے ساتھ سول سرجن کا سارٹیفکیٹ جسمانی صحت کے متعلق ہونا ضروری ہے ؏

مسلمانوں کو اَب کیا کرنا چاہیئے

بسرپرستی انجمن احمدیہ لاہور خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی مذکور بالا مضمون پر احمدیہ بلڈنگز

متصل اسلامیہ کالج میں لکچروں کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے جن میں فاضل لکچرار صاحب ان تقریروں کے دوران میں مندرجہ ذیل مضامین پر خاص طور سے روشنی ڈالیں گے:۔ (۱) مشکلات میں ہمارا کون رہنما ہو۔ (۲) ایسے وقت میں ہمارے لیڈروں کو کیا کرنا چاہیئے (۳) ہمارے تعلقات ہندوؤں اور دیگر غیر مسلم اصحاب سے کیسے ہونے چاہئیں (۴) لازمی ایجوکیشن بل کے متعلق ہم کو کیا کرنا چاہیئے اور (۵) آخیر پر یہ بھی ثابت کرینگے کہ ہم مسلمانوں کو مذہبی زندگی بسر کرنے کی کیوں ضرورت ہے۔ انجمن نے ہر مذہب و ملت کے اصحاب کو شمولیت کے لئے مدعو کیا ہے۔ اس لیکچر کے بعد بھی اور کئی لکچروں کا سلسلہ جاری رہے گا جو کہ ہفتہ وار ہوا کرینگے اور ہمیں کامل امید ہے کہ یہ سلسلہ تقریروں کا نہ صرف مسلمانوں بلکہ ہندوؤں کے لئے بھی باہمی میل جول اور محبت کے بڑھانے کا ذریعہ ہوگا اور اس کے ذریعہ ملک میں امن پھیلے گا اور گورنمنٹ کو بھی جو تکلیف ہندوؤں مسلمانوں کے باہمی نزاع کے باعث آئے دن اُٹھانی پڑتی ہے وہ کسی حد تک دُور ہوجاویگی ؏ (قومی خادم)

اسلام پر ایک جرمن فاضل کی رائے

سٹوڈنیٹ والنٹیر مشنری یونین کی کانفرنس منعقدہ لورپول میں ۵ جنوری گزشتہ کو ہیر

اکسنیفیلڈ رکن برلن مشنری سوسائٹی نے "مسئلہ اسلام" پر ایک دقیع ایڈریس دیا جس میں اگرچہ مشنری جماعتوں کو اہل اسلام میں تبلیغ دین عیسوی کی سرگرم کوشش کرنیکی معمولی ترغیب دی گئی تھی۔ لیکن دین اسلام کے محاسن اور عیسائیت کے مقابلہ میں اس کے فتحمند ہونیکا بھی کھلے دل سے اعتراف کیا گیا تھا۔ ہیر اکسنیفیلڈ نے دکھایا کہ "غیر مسیحی دنیا کا ایک پانچویں سے زیادہ حصہ مسلمان ہے اور صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کے ساتھ تاریخ عالم کے عظیم الشان معرکوں میں عیسائیت نے شکست کھائی ہے اب وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے آپ کو یہ فریب دینا چھوڑ دیں کہ اسلام کی فتوحات تلوار کی وحشیانہ طاقت کے ذریعہ سے حاصل کیگئی ہیں"۔ فاضل لیکچرار نے یہ بات تسلیم کی کہ انجیل کو مسلمانوں تک پہنچانے کی مسرت امیز مستعدی کی بجائے مسیحیت پر صدیوں سے یہ خوف چھایا ہُوا ہے کہ کہیں اسلام کے یلغار سے وہ خود مغلوب نہ ہو جائے۔ آج کے دن اسلام میں عیسائیوں کے تبدیل مذہب سے جتنا اضافہ ہوتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ جو مسیحی مشنوں کی کوششوں سے عیسائیت میں اہل اسلام کے تبدیل مذہب سے ہوتا ہے گو اسلامی دنیا متعدد فرقوں میں منقسم ہے لیکن پھر بھی یہ صحیح ہے کہ اسلام ایک نہایت طاقتور اتحاد و اخوت ہے جو دنیا نے کبھی دیکھی ہے"۔ لیکچرار" اس اتحاد کا نہایت دقیع عنصر" یہ سمجھتے ہیں کہ "مسلمانوں کے لئے مذہب ایک نہایت بے بہا چیز ہے اور وہ کسی حالت میں اسے ترک نہیں کرنا چاہتے"؏

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اسلام میں سچے دل سے داخل ہو

آج صبح کے وقت مجھے آیات ذیل یاد آئیں۔ یا ایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعو خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین۔ فان زللتم من بعد ما جاءتکم البینات فاعلموا ان اللہ عزیز حکیم۔

یہ قرآن شریف کی دو آیتیں ہیں۔ انکے معنے ہیں اے لوگو جو مسلمان ہوئے ہو داخل ہو اسلام میں پورے اور نہ پیروی کرو قدموں شیطان کی۔ بے شک وہ تمہارا دشمن ہے اللہ تعالی سے الگ کر دینے والا۔ پس اگر پھسل جاؤ تم بعد اس کے کہ آئیں تمہارے پاس کھلی دلیلیں پس جان رکھو کہ اللہ تعالے عزت والا حکمت والا ہے۔

جب تک آدمی ہمہ تن کسی کام میں مصروف نہ ہو اور ادھورے طور پر کسی کام کو اختیار کرے تو وہ کام کبھی پورا نہیں ہوتا لیکن اگر ہمہ تن مصروف ہو کر کوئی کیسا ہی سخت کام اختیار کیا جاوے تو وہ بھی آسان ہو جاتا ہے اور جب تک کسی کام میں دل و جان کوشش نہ کی جاوے پورا فائدہ مترتب نہیں ہوتا۔ اور جب تک اپنی سعی کو انجام تک نہ پہونچایا جاوے۔ ثمرہ نیک پیدا ہونا محال ہے۔ والنازعات غرقا والناشطات نشطا والسابحات سبحا فالسابقات سبقا کی آیۃ کریمہ صاف ظاہر فرماتی ہے۔ جب کبھی کام کرو۔ ہر طرف سے سمٹ کر اسی کام میں ڈوب جاؤ اور پورے جوش سے وہ کام کرو۔ اور اس کام میں تیرو۔ کوئی روک درمیان نہ آوے اور ہمجنسوں سے آگے بڑھو۔ بلکہ اس کام کے استاد و مدبر بن جاؤ۔ مثلاً تم تحصیل علم ہی کیطرف خیال کرو۔ پچھلی چند صدیوں میں استادوں کی خود غرضی سے لوگوں کو علم بہت ہی کم حاصل ہوتا تھا۔ استادوں کی خدمت میں ہی وقت گذر جاتا تھا۔ اور اکثر آدمی بڈھے ہو کر بھی عالم نہیں بنتے تھے۔ مسلمانوں اور اہل ہنود میں مولویوں اور پنڈتوں کی شرارت نے بہت کم لوگوں نے اصل علم سے فیض حاصل کیا۔ اکثر ادھورے ہی رہتے تھے۔ پورا پاس کم ہی لوگ کرتے تھے۔ چونکہ جن سے علم حاصل کیا جاتا تھا وہ خود عالم و عامل نہیں ہوتے تھے۔ ان کے شاگرد بھی ویسے ہی ادھورے رہتے تھے۔ لہذا یہ مثل زبان زد خلق ہو گئی۔ نیم ملاں خطرہ ایمان چونکہ حکماء میں بھی بخل آگیا تھا اور وہ بھی بخوبی سمجھا کر کشادہ دلی سے شاگردوں کو نہیں پڑھاتے تھے اور ان سے عمدہ راز کی باتیں پوشیدہ رکھتے تھے یوں ہی شاگردوں کو بطور خدام مجھتے تھے اس لئے حکیم بھی عمدہ اور حاذق پیدا ہونے مشکل تھے۔ اور جو نیم ڈنظر آتے تھے وہ لوگوں کو بغیر موت کے اپنی نالیاقتی اور ناتجربہ کاری سے مارتے تھے اسواسطے مشہور ہو گیا کہ نیم حکیم خطرہ جان۔ کوئی کوشش ہو اگر اس کو انتہا تک نہ پہونچایا جائے۔ تو وہ مفید نہیں ہوتی بلکہ نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ اگر تم ایک کنوان کھدواؤ۔ اور پانی تک جب کھدائی پہونچے اسے چھوڑ دو تو اس سے فائدہ نہیں حاصل ہو گا۔ جب تک کہ پانی کا چشمہ نہ پھوٹے اور اس کو صاف نہ کیا جاوے اور پختہ نہ بنایا جاوے اور زمین سے اوپر تک منڈھیر نہ بنائی جاوے۔ پھر اگر کنوان پانی پینے کے لئے ہے تو اس کا گھاٹ بنایا جاوے۔ اور ڈول رسی بہم پہونچائے جائیں پھر بھی اگر ڈول پانی کے قریب تک پہونچے اور اس میں پانی نہ بھرے تب بھی یہ سب محنت رائگان ہے۔ جب تک کہ ڈول پانی میں نہ ڈوبے اور پانی اوپر نہ آوے پھر کل محنت گویا ٹھکانے لگی اور فائدہ حاصل ہوا۔ اور اگر وہ کنوان کھیت کو پانی دینے کے لئے ہے تو اسپر چرس چڑھایا جاوے یا رہٹ لگایا جاوے اس سے پہلے بے کار ہے کیونکہ کھیت میں پانی آپ سے آپ نہیں جا سکتا۔ جب تک کہ کھیت میں پانی پہونچانے کا سامان نہ ہو۔ علیٰ ہذا القیاس اگر کوئی شخص روٹی یا چاول پکانے کا سامان کرے اشیاء خرید کر برتن بہم پہونچاوے آگ جلاوے آٹا گوندھے۔ چاول پکانے کے لئے چڑھائے روٹی توے پر ڈالے اور اُسے اُلٹے پلٹے لیکن ذرا کچی اتار لے وہ روٹی بجائے فائدہ کے نقصان کرے گی اس سے پیٹ میں درد ہو گا اور ممکن ہے سخت نقصان ہو اور ہلاکت تک نوبت پہونچے۔ چاول قریب طیار ہونے کے پہنچ جاویں۔ فقط ایک دو کنیاں باقی ہوں۔ کہ کوئی جلد باز نادان انہیں چولھے سے اوتار کر کھا لیوے اور مبتلائے مرض ہو جاوے اور سخت تکلیف اوٹھائے۔ اور ہو سکتا ہے کہ اس سبب سے کوئی مر جاوے۔ اسی طرح فقط مسلمان ہونا ایسا مفید نہیں ہے جب تک کہ پورا اور پکا مسلمان انسان نہ بنے۔ کچا اسلام کچے اناج کی طرح ہے۔ جس طرح کچا اناج انسانی جسم کے لئے مفید نہیں ہے۔ اسی طرح کچا اسلام روح کے واسطے فائدہ مند نہیں ہو سکتا۔ اور جس طرح ناتمام کنوان پانی نہیں دیتا اور خطرناک ہوتا ہے ممکن ہے کہ کوئی اسمیں گر کر ہلاک ہو جاوے اسی طرح ناتمام ایمان اور ناتمام اسلام خطرناک اور غیر مفید ہوتا ہے ہر ایک مسلمان کو مناسب ہے اپنے اسلام کی تکمیل کرے اور اس کو انتہا تک پہونچاوے تا وہ اس کے لئے مفید اور بابرکت ہو اور اس کا انجام بخیر ہو

ہر مسلمان کو لازم ہے کہ قرآن شریف کے اوامر کو بجا لاوے اور نواہی سے حتے الوسع پرہیز کرے مسلمان کے تمام دنیوی اور دینی کام قرآن شریف کے تابع ہونے چاہئیں۔ کھانا پہننا۔ سونا جاگنا ہنسنا رونا۔ عورتوں سے معاشرت۔ بچوں سے محبت۔ دوستوں سے پیار۔ دشمنوں سے عداوت۔ لینا دینا بیچنا۔ کھوچنا۔ پڑھنا۔ پڑھانا۔ سفر حضر۔ صلح۔ جنگ۔ صحت بیماری۔ غرضیکہ کل امور میں مسلمان تعلیم قرآن سے باہر نہ جاوے سخاوت بھی اسلام کے طریق پر ہو اور امساک بھی اس کے حکم کے تابع۔ عبادت بھی حکم کے ماتحت ہو اور عیش و عشرت بھی فرمان برداری کے طریق پر ہو۔ رحم بھی رضائے الٰہی کے واسطے ہو اور خشم بھی اسی کے خوش کرنے کے لئے ہو۔ خدا ہی کے لئے کسی کی جان لے لے اور اسی کے واسطے اپنی جان اس کے راستہ میں دیدے۔ فنا فی الاسلام انسان ہو جاوے کلوا واشربو کے ماتحت کھائے پیئے اور عاشروھن بالمعروف کے تابع ہو کر اپنی بیوی سے محبت کرے۔ چور یار سے اس لئے عداوت ہو کہ وہ خدا تعالے کے نافرمان ہیں اور صلحاء سے اس واسطے اُلفت ہو کہ وہ اللہ تعالے کے فرمان بردار ہیں۔ سچے عقائد دل میں ہوں اور نیک اعمال ظہور میں آویں اور بد عملیوں سے اجتناب ہو۔ سوائے اللہ تعالے کے کسی کو مالک کارساز اور حاجت روا نہ سمجھیں جس طرح بدعتی اور مشرک سمجھتے ہیں نہ اسمیں یہودیت اور رفض کا کوئی حصہ ہو نہ نصرانیت اور شیعہ پن کا کوئی شائبہ ہو۔ نہ تو علی کو خدا کی خدائی میں دخل ہو۔ نہ حسین کو نہ عبدالقادر جیلانی کو نہ جنید بغدادی کو نہ کسی فرشتے کو نہ کسی جن کو۔ اور نیز حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل میں کسی دوسرے کی بات مانی نہ جاوے خواہ وہ باپ دادا ہوں یا پیر و استاد ہوں۔ حکام ہوں یا محکوم خادم ہوں یا مخدوم امام اعظم ہوں یا امام شافعی یا امام مالک ہوں یا امام احمد بن حنبل۔ کوئی صوفی ہو یا خواب بین ہو۔ مجدد ہو۔ فاضل ہو کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل میں کسی اور کی بات ماننی گناہ ہے۔ اسکی سزا ہی جہنم ہے۔ رسوم کفار میں بھی ہرگز شریک نہیں ہونا چاہئیے۔ گو وہ بظاہر اچھی معلوم ہوتی ہو۔ جیسا جمعہ اور ہفتہ کا بالخصوص روزہ رکھنا کہ رسم یہود و نصاری ہے۔ ہندؤں کے تہواروں اور میلاوں میں بھی شریک ہونا اچھا نہیں ہے نوروز کی خوشی منانا بھی ایک بدعت ہے۔ جو شیعہ نے مجوسیوں سے لی ہے اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ محرم کی تعزیہ داری وغیرہ خرافات

سے بہی مسلمانون کو پرہیز کرنا لازم ہے۔ تعزیہ داری۔ مرثیہ خوانی۔ سبیلین اور محرم کی دیگر نذر و نیاز بالکل مخالف اسلام ہین۔ امام حسین سے ان کا کوئی تعلق نہین ہے۔ صابرون سے بے صبرون کا اور پاکون سے ناپاکون کا۔ کیا علاقہ ورغبت اپنے پہلون سے بہانا جاتا ہے ان اعمال کی تاثیر سوائے فسق وفجور کے اور کچھ بہی نہین۔ اگر ان اعمال مین کچھ برکت ہوتی تو تمام جہان کی رنڈیان رابعہ بصری بن جاتین اور کل میراثی اور بھڑوے حسن بصری ہوجاتے۔ تبرا بازی پاکون کا طریق نہین ہے۔ نہ تقیہ (نفاق) نیکون کا شیوہ ہوسکتا ہے۔ آجکل کے ملّان (علماء) بھی خطرناک ہین۔ انکی شر سے اللہ تعالےٰ کل اُمّت محمدیہ کو محفوظ رکھے ان کے اقوال و اعمال مین مطابقت کرنا ناممکن ہے۔ کہتے کچھ ہین کرتے کچھ ہین۔ یہودیت ان مین آگئی ہے اور اسلام کو انہون نے اپنے اختلاف اور بد اعمالیون سے الوداع کردیا ہے۔ اگر اون کے فتوے معیار اسلام ہون۔ تو دنیا مین کوئی مسلمان ہی نہین۔ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر بموجب حکم محمد رسول اللہؐ کے علماء سے بدتر آج کل کوئی فرقہ نہین الا ماشاء اللہ ان کے وعظ باعث تخریب اُمّت ہین اور ان کی تصنیف سرما مین حمام گرم کرنے کے لئے مفید ہوسکتی ہے ورنہ اور کسی کام کی نہین۔ صوفی ان سے بدتر ہین نہ علم ہے نہ عمل نہ شرم ہے نہ حیا ہے اس کا پیشہ سراسر دغا ہے۔ محمد سنا کرتے تہے۔ اگر دیکھنا ہو تو کسی قبر پرست صوفی کو دیکھ لو۔ کیا کیا سوانگ بھرتے ہین۔ تب کہین پیٹ بہرتے ہین اور کوئی خوبی آجکل کے صوفیون مین نہین سوائے اس کے کہ ناچ ان کو آتا ہے۔ مگر اس مین بہی انہون نے کمال نہین پیدا کیا انکے ناچ سے رنڈیون کا ناچ بہتر ہے کیونکہ وہ گناہ بالذت ہے اور ان کا ناچ گناہ بے لذت امیرون اور نوابون کا حال پُرملال مسلمانون کے لئے باعث ماتم ہے۔ کاش شیعان علی امام حسین کے ماتم کے بدلے چونکہ وہ واقعہ پرانا ہوگیا ہے۔ اپنے امراء کا ماتم کیا کرین اور ان کے حال کے موافق مرثیہ بنا دین اور پڑہین شاید کہ شور وغل سن کر یہ مُردہ قوم اُٹھ کھڑی ہو۔ امرا مین اسلام کا بہت کم حصہ ہے۔ عقاید ان کے خراب اعمال ان کے گندے نماز روزہ سے انہین کام نہیں۔ حج و زکوٰۃ سے ان کا تعلق نہیں۔ زبان سے لا الہ الا اللہ بوقت ضرورت ضرور کہتے ہین دل سے بُتان کشمیر و شیراز و فرنگ کو پوجتے ہین۔ اور جھوٹے وعدون کے وقت واللہ باللہ تاللہ زبان گوہر فشان سے فرماتے ہین۔ بزرگون کے مرنے کی آرزو ہمیشہ ان کے دل مین رہتی ہے تاکہ روپیہ ملے اور جائداد فروخت کرنے کا موقعہ

ہاتھ آوے اور روکنے ٹوکنے والا کوئی نہ رہے۔ باپ کے مرنے کے بعد اس طرح شادیان ہوتین۔ کہ اگر کسی غریب کا باپ مکرر زندہ ہوجاوے۔ یا جانکاہ بیماری سے صحت یاب تو ہون عورتون کو بموجب حکم الٰہی ماں باپ کی جائداد مین حصہ نہین دیتے اور خود سب کچھ ہضم کرجاتے ہین۔ سودی روپیہ تو جائداد پر لیتے لیتے جائداد تو تباہ کردیتے ہین اور آخر کار کھانے کو ٹکڑا اور رہنے کو ٹھیکرا ہی نہین چھوڑتے۔ پھر بعض دوسرے امراسے بھیک مانگ کر پیٹ بہرتے ہین اور اسی طرح ذلیل ہو کر مرجاتے ہین۔ اگر ان سے کہا جاوے کہ قرض بہت ہوگیا ہے اس کے اُتارنے کا فکر کرو۔ تو فرماتے ہین کہ قرضہ زیادہ ہو گیا ہے اس کا اُترنا مشکل ہے۔ ہم اپنا عیش کیون منغص کرین ہمارے لئے بہت کچھ ہے۔ بہت ہوگا تو سرکار کورٹ آف وارڈ کرلے گی اور ہمین تنخواہ ملا کرے گی۔ ہمارا حال تو اس طرح ہے۔ چو آب از سر گذشت * چہ یک نیزہ وچہ یکدست ہے قرضہ ورضہ نہیں اُترتا۔ اس کو سرکار ہی اتارے گی اسلئے مناسب ہے کہ ایسے علماء اور ان صوفیاء اور اس قسم کے امراسے مسلمان بے ضرورت ہرگز نہ ملا کرین۔ ان کے دل کی سیاہی اور بدبختی خدانخواستہ ان مین بھی اثر نہ کرے۔ وقت کے امام کو پہچاننا بھی ضروری ہے۔ جو امام الزمان کو نہیں پہچانتا وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اسلئے حضرت مسیحؑ و مہدی میرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی کی شناخت بہی لازمی ہے۔ اب کل سلسلے جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچتے تہے ختم ہوگئے۔ گویا کہ وہ سارے چراغ بجھ کر یہ نیا چاند اُمّت محمدی کے لئے چڑھا ہے۔ اسپر ایمان لانا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔ ورنہ خداوند تعالےٰ تک پہنچنا محال ہے۔ ان ملاؤں صوفیون اور امراء نے بموجب سنت قدیمہ یہود و نصاریٰ کے اس امام عالی مقام کو نہین پہچانا۔ بلکہ اس پر طرح طرح کے بیجا الزام اور اتہام وافتراء بنائے اور اس کو بدنام کیا لہذا سمجھدار آدمیون کو مناسب ہے۔ کہ ہمارے امام کی کتابون کو جو اُردو فارسی اور عربی مین انہون تصنیف فرماکر اور چھپواکر عام کردین اور قادیان سے بقیمت ملسکتی ہین لے کر خود غور سے پڑہین اور سوچین ایسا نہو کہ قیامت کو مواخذہ مین گرفتار ہون۔ اور انجام خراب ہوجاوے ہر شخص سے اس کے معاملہ مین پرسش ہوگی یہ نہین سنا جاویگا کہ فلانے مولوی صاحب نے مرزا صاحب کو نہین مانا تھا اس لئے ہم نے بہی نہین مانا نہ یہ شنوائی ہوگی کہ فلان پیر صاحب نے جو ہمارے باپ دادا کے پیر تہے مسیح موعودؑ و مہدی معہود کو تسلیم نہین کیا تھا۔ لہذا مجبوراً

ہم نے بہی تسلیم نہین کیا ہر شخص کو خدا تعالےٰ نے آنکھ۔ کان زبان دل وغیرہ اعضاء جدا جدا دئے ہین ایک کے اعضاء دوسرے کے کام نہین آتے۔ اسی طرح عقل بھی سب کو علیحدہ علیحدہ عطا کی ہے۔ تھوڑا بہت علم بھی سب کو بخشا ہے۔ کسی کا فعل کسی کے لئے حجت نہیں سوائے انبیاء کے افعال کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین بہی بڑے بڑے علماء یہود و نصاریٰ اور سرداران قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہین مانا تھا اور ان کی پیروی سے بہت سے چھوٹے لوگون نے بہی تسلیم نہین کیا تھا۔ کیا وہ کفار اور ان کے پیرو نجات پاجاوینگے جو اس زمانے لوگون کا عذر مسموع ہوگا تو ان کا عذر بہی سنا جاویگا یہ دین کا معاملہ ہے۔ ہر شخص خود مکلف ہے۔ یہان کسی کے اتباع بجز اللہ اور رسول کے منظور نہین۔ اس امام کو آزماؤ۔ اور اس کا دروازہ چھوڑ کر کہین نہ جاؤ۔ ورنہ اللہ تعالےٰ کے ہان پکڑے جاؤگے اور سزا پاؤگے ابھی زندون کے لئے وقت ہے اپنے معاملے مین سوچ بچار کرلین۔ جب مرجاوینگے تو وقت ہاتھ سے جاتا رہے گا اور اس وقت پچھتاوے سے کچھ ہاتھ نہین آئے گا وہ امام دنیا سے گذر گیا ہے اب اسکا نائب اور خلیفہ مولوی نورالدین صاحب موجود ہین اس سے ملکر یا خط وکتابت کرکے تصفیہ کرلو۔ وقت کو ہاتھ سے نہ گنواؤ۔ ہمارے امام علیہ السلام سے ہزارون ہی کرامات کا صدور ہوا ہے اور انکی ہزارون ہی پیشگوئیان پوری ہوئی ہین۔ لیکن مخالفون نے اپنی ضد کو نہین چھوڑا اور باز نہیں آئے۔ اے لوگو! تم باز آؤ اور ہمارے امام کے حال کی چھان بین کرو اور بعد حق ثابت ہونے کے اسے قبول کرلو جس قدر نشانات قرآن وحدیث مین مسیح و مہدی کے آنے کے مقرر تھے وہ پورے ہوگئے نہ تو تمہارا مسیح آسمان سے اترا نہ تمہارا مہدی کسی غار سے نکلا۔ چودہوین صدی کا سرا خالی ہی گذر گیا۔ معاذ اللہ۔ رسول اللہؐ کی بات تیرہ صدی تک تو سچ نکلی مگر چودہوین صدی مین آکر جھوٹی ہوگئی۔ کوئی معمولی مجدد بھی تشریف نہ لائے۔ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن ذرا غور کرین۔ کہ ان کی شرارتون سے مرزا صاحب کو نقصان نہین پہنچا۔ بلکہ اسلام کو نقصان پہنچا ہے۔ کسی بدبخت عورت نے اپنی سوکن کے بیٹے کے بیاہ مین اپنی ناک خود کاٹ لی تہی تاکہ بدشگونی ہوجاوے۔ اے اندہو! سوچو اور غور کرو۔ زمینین آباد ہوگئین اور جنگل کٹ گئے۔ دریا نہرون مین منتقل ہوگئے۔ نصاریٰ کا حد سے زیادہ زور ہوگیا مسلمان مغلوب ہوگئے۔ پہاڑ چیرے گئے۔ حج بند ہوا ریل جاری ہوگئی۔ اونٹ بیکار ہوگئے۔ ماہ رمضان مین

تاریخ مقررہ پر چاند اور سورج کو گہن لگا۔ زلزلے آئے طاعون پڑی۔ قتال ہوئے اور ان مین لاکھون مارے گئے چودہوین صدی مین سے تیس سال ہو چکے۔ ایک دعویدار پیدا ہوا اس سے صدور کرامات ہوا اس کی پیشگوئیان پوری ہوئین۔ انبیاؑ کی طرح اس کے دعوے تصدیق کو پہونچے۔ اس کے مخالف اس کے روبرو کئی مرے کئی ذلیل ہوئے۔ بجلی کی طرح شرق سے غرب تک اس کی عزت اور شہرت پھیل گئی اسکے روبرو تمام اسکے مخالف بول نہ سکے۔ اسکے مقابل قلمین ٹوٹ گئین۔ زبانین بند ہو گئین۔ جو اٹھا وہ گرا جس نے چون وچرا کی وہ مرا۔ پھر بھی انہوں نے اسے نہ پہچانا اور ضدیوں نے نہ مانا۔ ایران جہان مہدی چھپا ہوا ہے وہان روس پہنچ گیا اور شیعان علی کو عین عاشورہ کے دن پھانسیون پر لٹکایا۔ تب بھی وہ مہدی غار سے نہ نکلا اور نہ خدا تعالےٰ نے تم پر رحم فرما کر آسمان سے مسیح کو موجب تمہارے زعم باطل کے نازل کیا۔ مسیح ومہدی کے آنے کے قصے ناول کیطرح ثابت ہوئے پھر تم اصلی مسیح اور سچے مہدی مرزا غلام احمد صاحب کو نہیں مانتے۔ اپنی جانون پر رحم کرو اور عقلی نقلی طریق سے ہمارے امام مسیح موعود ومہدی مسعود کو آزماؤ۔ اور اس کے ساتھ ہو کر پورے پورے اسلام مین داخل ہو اور اسلام کے طریق سے نہ پھسلو۔ ورنہ اللہ تعالےٰ عزیز وحکیم ہے۔ وہ تمہین تمہارے انکار کے سبب سے محروم کردیگا۔ اور تمہارا قائم مقام کسی اور جماعت کو بنادے گا۔ جیسا کہ مکہ شریف کے بعض کفار کی جگہ مدینہ منورہ کے انصار کو اس نے دین اسلام کا حامی اور مددگار بنا کر بڑے بڑے درجے عطاء کئے اور مکہ شریف کے ان بڑے بڑے سردارون کو بدر کے کنوؤن مین ڈالکر داخل جہنم کرادیا اور بغداد کے فساق کو تہ تیغ بے دریغ کرا کر ترکستان کے مغلوں کو مسلمانون کا حامی اور مددگار بنادیا۔ اب کیا تعجب ہے کہ کسی یوروپ کی قوم کو بجائے تمہارے چن لے۔ ہوشیار ہو اور خبردار ہو۔ کہین یہ نعمت حمایت اسلام تم سے چھین کر کسی اور قوم کو نہ مل جاوے اور تم محروم رہ جاؤ۔

بر رسولان بلاغ باشد و بس

ناصر نواب - ۱۸ رجنوری سنہ ۱۲ء

خط وکتابت کرتے وقت ہر صاحبان اپنی خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ منیجر

یسوعین اور فلسفہ

سولہ سو سال سے آج تک تو تمام پوپ۔ بشپ۔ ڈیکن کارڈنیل۔ پادری قیس راہب لن شیٹ پاشٹر منک کاٹی کسٹ گورے اور کالے۔ یوروپین اور دیسی سب کے سب بالاتفاق یہی فرماتے چلے آئے تھے کہ یسوعی تثلیث کو منطق۔ فلسفہ۔ سائنس۔ حساب۔ بلکہ عقل سے کوئی تعلق نہیں۔ بابا۔ یہ عقل کی بات نہین یہ خداوند کی نہاں در نہاں حکمت کا مخفی در مخفی ایک راز ہے جو کسی کی سمجھ میں نہ آیا اور نہ آئے گا اور نہ آسکتا ہے۔

صرف ایمان لانے کی بات ہے اور نجات پانے کا ذریعہ ہے۔ مگر آج ایک صاحب جو جوالا سنگھ نام رکھتے ہیں مگر سکھ یا ہندو راجپوت نہین ہین بلکہ یسوعی دین کے پیرو کار ہیں بڑے زور سے للکارتے ہین کہ تثلیث منطق وفلسفہ سے ثابت ہے ان کا ایک نوٹ یسوعی اخبار نور افشان میں نکلا ہے جس کا جواب ہمارے فاضل اجل مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ نے لکھا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔ لیکن اس کے اندراج سے قبل ہم یہ ظاہر کردینا ضروری جانتے ہین کہ ہمنے اس ریمارکس کو ۱۶۰۰ کے الفاظ سے کیوں شروع کیا ہے حالانکہ دین یسوعی کہا جاتا ہے کہ ۱۹۰۰ سال سے دنیا مین رائج ہے۔ سو اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتدائی عیسائیون مین تثلیث کا مسئلہ رائج نہ تھا بلکہ یہ مسئلہ کونسل نیس کی ایجاد ہے جو تیسری صدی مین قائم ہوئی تھی۔ ایڈیٹر

پادری جوالا سنگھ اور حقیقت مسیح

ایک پادری مسمّی جوالا سنگھ نے جنھین منطق وفلسفہ دانی کا بڑا گھمنڈ ہے۔ اپنے مردہ خدا کی خدائی ثابت کرنے کے لئے مندرجہ ذیل تین اصول کی بناء پر اس نبئے اور حقیقی خدا کی خدائی سے انکار کیا ہے۔ جو رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین ہے۔ یہ اصول کسی الہامی کتاب سے تعلق نہین رکھتے۔ بلکہ تمام انبیاء اللہ اور کتب الٰہی کے سخت مخالف اور سچے فلسفہ سے کوسوں دور ہیں پادری جوالا سنگھ صاحب ان اصولوں کو مسیح کی خدائی کی صرف دلیل ہی قرار نہیں دیتے بلکہ اس کی بنیاد ومدار ومدار انہین اصول پر بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ مسیحی باعتبار مسئلہ تثلیث مقدس ہر سہ اقنوم رب تعالیٰ وابن اللہ وروح القدس کو الوہیت مین شریک مانتے ہین اور یہی امر حق ہے تاوقتیکہ ہر سہ اصول فلسفہ کی تردید نہ ہو" یعنے جب تک ان اصول کی تردید نہ کیجاوے تب تک تو مسیحی مذہب حق ہوگا اور جب ان کا ابطال ہوجاویگا تو مسیحی مذہب کا بطلان خودبخود ثابت ہوجاوے گا۔ جوالا سنگھ صاحب کے اصول ثلاثہ حسب ذیل ہیں:-

(۱) واجب بالذات واحد حقیقی سے سواے واحد کے صدور کثیر کا محال ہے ہرچند کہ یہ بات بالکل بے ہودہ ہے۔ تاہم قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پادری صاحب کا یہ مطلب ہے کہ واجب بالذات واحد حقیقی (خداوند تعالےٰ) سے صرف ایک چیز صادر ہوسکتی ہے اس سے زائد وہ بالکل کسی طرح سے کچھ صادر نہین کرسکتا۔ یعنے ممکن نہین کہ خداوند تعالےٰ نے ایک چیز کے سوا کچھ بھی پیدا کیا ہو نہ تو آج تک سوائے صرف ایک چیز کے کچھ اس نے پیدا کیا ہے اور نہ آیندہ کچھ پیدا کر سکتا ہے۔

(۲) علت تامہ (خداوند تعالےٰ) سے (اسکے) معلول (جو چیز اس نے پیدا کی ہے یعنے ابن) کا تخلف (کہ خداوند تعالیٰ تو موجود ہو مگر وہ چیز جو اسے پیدا کرنی چاہیئے تھی وہ موجود نہ ہو) محال ہے یعنے خداوند تعالےٰ نے جو کچھ پیدا کیا ہے اُسے پیدا کرنے کے لئے وہ مجبور ومقہور تھا اور قطعاً اس کے امکان میں نہ تھا کہ جو کچھ اس سے پیدا ہوا ہے اسے پیدا ہونے سے اپنی مرضی وقدرت واختیار کے ساتھ ایک سیکنڈ کے لئے بھی روک سکتا بلکہ یہ سب کچھ اسکی قدرت واختیار سے پورا پورا باہر تھا۔ اور اگر اس امر کو تسلیم نہ کیا جاوے تو خداوند تعالےٰ کی ہستی کسی طرح سے ثابت نہین ہوسکتی۔ چنانچہ وہ لکھتے ہین کہ "عدم مصدر اوّل کے ماننے سے وجہ اثبات واجب بالذات کا معدوم ہوجاتی ہے۔

(۳) تقدم وتاخر یا (نہین پڑھا گیا) مین تکافو دجود لازم نہ ہونا محال ہے۔ یہ عبارت بھی بالکل بے ہودہ ہے مگر سیاق سباق سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پادری صاحب کا اس سے یہ مطلب ہے کہ جس ایک چیز کو پیدا کرنا خداوند تعالےٰ کو لابد تھا۔ اس کے وجود مین آنے سے پہلے خود خداوند تعالےٰ کی ہستی ہی نہ تھی۔ اور جب سے اس کی پیدا کردہ ہستی پذیر ہے۔ اسیوقت سے ہی خود خداوند تعالےٰ ہی ہستی پذیر ہے۔ مگر لطف یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ وہ چیز خداوند تعالےٰ کی مصدور یعنی پیدا کردہ ہے۔

ان اُصول کی بے ہودگی اور لغویت کچھ محتاج بیان نہیں

ملکہ میں یقین رکھتا ہون کہ آج دنیا مین کوئی عیسائی بہی مذہبا ہی نہیں بلکہ کسی طرح سے بہی انکو صحیح تسلیم نہ کرے گا۔ باوجودیکہ وہ ایک مُردہ انسان کو خدا بنانے والی قوم ہے - چہ جائیکہ کوئی لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پر سچے دل سے ایمان لانے والا ان کی حقیقت کا معتقد ہو۔ یہ اصول پادری صاحب نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے مندرجہ ذیل اعتراض کے جواب مین اختیار کئے ہیں " جناب مسیح (علیہ السلام) کی ماہیت جس کو آپ واجب جانتے ہین واجب بالذات ہے یا واجب بالغیر واجب بالذات ہے تو شرک لازم آئے گا۔ واجب بالغیر ہے تو ممکن ذاتی ہونے کی وجہ سے مخلوق ہوگی "

اس سوال کا جواب پادری صاحب نے یہ دیا ہے کہ شرکت باری تعالےٰ سے کچھ قباحت لازم نہین آتی - تفصیل اس کی یہ ہے کہ ابن اللہ جزو مسیح رب تعالےٰ کا معلول و مصدور تو ہے اور اس اعتبار سے وہ واجب بالغیر ہی ہے - مگر چون کہ حسب اصول ۲ رب تعالےٰ اس سے پیشتر موجود نہ تہا اور اپنے وجود مین وہ دونون مساوی ہیں اور رب تعالےٰ واجب بالذات ہے اس لئے (حسب اصول متعارفہ اقلیدس) ابن اللہ اور رب تعالیٰ دونون کو مساوی ماننے کے یعنے ابن اللہ کو بہی واجب بالذات ماننے مین کوئی قباحت نہین (بلکہ ضروری ہونا چاہیئے) پس ابن اللہ شرعی مخلوق نہین ہے یعنے اگرچہ وہ فلسفہ کے رو سے اور واقع مین تو مخلوق ہی ہے۔ مگر شرع کے رو سے یعنے اس حیثیت سے کہ ہم مسیحی ہیں اسے مخلوق نہین کہتے بلکہ واجب بالذات یقین کرتے ہین - کیونکہ وہ دیگر مخلوق کو پیدا کرنے مین خالق کا شریک ہے اور شرکت باری تعالےٰ سے کچھ قباحت لازم نہین آتی چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد - تعجب ہے کہ پادری صاحب صاف الفاظ مین جواز تعدد الٰہیہ کے قائل ہو کر باوجود اس کے کہ اس کا نام واحد حقیقی رکھتے ہین - فطرۃ سلیمہ اور بوجود قواعد حسابیہ تو اسے محال قرار دیتے ہین - البتہ ممکن ہے کہ جس طرح اس زمانہ مین یورپ نے عجیب و غریب چیزین ایجاد کی ہیں - کوئی حساب کا بھی ایک قاعدہ ایجاد کر لیا ہو جس سے تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث کا مسئلہ حل ہو جاتا ہو

اس جواب مین پادری صاحب نے کئی طرح سے اپنے اصول مسلمہ کا خلاف کیا ہے - اوّل یہ کہ جو چیز معلول و مصدور غیر ہو وہ کبھی کسی طرح سے کسی جہت سے واجب بالذات نہین کہلا سکتی اور نہ ہی تکافؤ فی الوجود سے (جو فی نفسہ خود باطل اور مستحیل ہے) معلولیت کا داغ رفع ہو سکتا ہے اور جب تک اس سے معلولیت کا داغ نہ اٹہایا جاوے - تب تک وجوب ذاتی سے انصاف مستحیل ہے مگر پادری صاحب اپنے فرضی ابن اللہ کو باوجود معلول و مصدور تسلیم کرنے کے واجب بالذات قرار دیتے ہیں - دوم - یہ کہ پادری صاحب کے اصول ۱ کا تقاضاء ہے کہ رب تعالیٰ کا مصدور و معلول ایک سے زائد نہین ہو سکتا - مگر باوجود اس کے پادری صاحب تمام خلائق کا خالق رب تعالیٰ بشارکت ابن اللہ تسلیم کرتے ہین - بھلا اگر ایک سے زائد چیز وہ پیدا کر ہی نہین سکتا تو اس کے ساتھ ملکر پیدا کرنے مین ابن اللہ کی شارکت کیسی اور خلائق کو پیدا کرنے کے کیا معنے - اس جگہ پادری صاحب کو یہ ظاہر کر دینا ضروری تھا کہ باپ بیٹے کو خلائق کے پیدا کرنے مین شارکت کی کیا ضرورت پیش آئی تہی - آیا باپ اپنے بیٹے کو پیدا کرنے مین تھک گیا اور بلا امداد اپنے بیٹے کے وہ اب خلائق کو پیدا کرنے سے عاجز آگیا تہا - اس لئے مجبورًا اسے بیٹے کو شامل کرنا پڑا - یا کہ بیٹا ناتجربہ کاری اور کمزوری کے باعث باپ کی شمولیت و امداد کا محتاج تھا - سوم یہ کہ باوجودیکہ پادری صاحب اپنے اصول ۲ مین تسلیم کر چکے ہین کہ واجب بالذات واحد حقیقی ہے - ابن کو بھی واجب بالذات کہہ کر تعدد کے قائل ہو گئے ہیں اور اگر پادری صاحب یہ عذر پیش کریں کہ رب تعالےٰ اور ابن اللہ مین اتحاد ہے - تو یہ بات خود ان کے اصول ثلاثہ مسلمہ کے مذکورہ بالا خلاف ہے۔ کیونکہ وہ تسلیم کر چکے ہیں - رب تعالیٰ علّت تامہ اور ابن اس کا معلول و مصدور ہے اور علّت و معلول مین اتحاد محال ہے - لاستلزامہ الدور او التسلسل وھما باطلان والمستلزم للباطل باطل البتۃ -

چہارم یہ کہ پادری صاحب ایک معلول و محتاج غیر چیز کو واجب بالذات بنانے کے لئے اسے علّت تامہ سے مساوی قرار دیتے ہین حالاں کہ خود ایک کو انہین سے علّت تامہ اور دوسرے کو معلول و محتاج بنا چکے ہیں -

مجھے پادری صاحب کے فہم و فراست پر سخت تعجب ہے کہ وہ ان اصول سے مسیح کی خدائی ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں حالاں کہ خود یہ اصول بدیہی طور پر مسیح کی خدائی کو خاک مین ملا رہے ہیں -

اخیر میں پادری صاحب کو چیلنج دیتے ہین کہ چاہے وہ تنہا یا بمدد تمام پادریان روئے زمین ہمارے ان اعتراضات کا جواب دین جو ہمنے انکی انوکھی استدلال پر کئے ہیں - ورنہ مسیح کی خدائی کو خیرباد کہہ کر سچے رب العالمین الرحمٰن الرحیم پر صدق دل سے ایمان لادین ۔

خاکسار محمد اسمٰعیل احمدی - مولوی فاضل و منشی فاضل از قادیان

کلامِ امیر

فرمایا - یہ کتاب اللہ جلشانہٗ جس کو اس کا وارث کرتا۔ پہلے اس کو اپنے نفس پر کچھ ظلم و زبردستی کرکے کتاب پر عمل کرنا پڑتا ہے - صبح کے وقت سردیون مین کیسا ٹھنڈا پانی ہوتا ہے نفس پر ظلم کرکے وضو غسل کرنا پڑتا ہے - پھر طبیعت خوگیر ہو جاتی ہے - تو نیکی سے مزا آنے لگتا ہے - پھر اور زیادہ ترقی کرتا ہے - تو انسان کے لئے نیکی کرنا اور خدا تعالےٰ کی فرمانبرداری میں قدم مارنا جزو طبیعت ہو جاتا ہے - پہلی حد مکلّف ہونے کی ۱۸ سال کی عمر سے ہے - حدیث شریف میں سات خصلتین بیان ہوئی ہین جن کے لئے اللہ تعالےٰ کے عرش کا سایہ اس دن ملے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا ۱ امام عادل - ۲ جوان صالح جس نے اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری میں عمر گذاری - ۳ وہ شخص جس کا قلب مسجد مین انتظار مین معلق ہو ۴ دو مرد باہم محبت کئے تو اللہ تعالےٰ کے لئے - اکٹھے ہوئے تو اللہ تعالےٰ کے لئے - اور جدا ہوئے تو اللہ کے لئے - ۵ وہ مرد کہ بلایا اس کو ایسی عورت نے جو منصب اور جمال رکہتی ہے - پس کہا اس نے کہ مین اللہ سے ڈرتا ہون - ۶ اور وہ مرد کہ صدقہ کیا اللہ کے راہ میں ایسا مخفی کہ اس کے بائین ہاتھ کو بہی خبر نہ ہوئی - ساتواں وہ شخص - کہ ذکر کیا اللہ تعالےٰ کا تخلیہ مین - پس خوف خدا سے جاری ہوئی اسکی آنکھین -

فرمایا - انسان بالطبع سکھ اور آرام کی تلاش مین لگا رہتا ہے - کوئی نوکری کرتا ہے تو اپنے آرام کو نوکری کے متعلق سوچ لیتا ہے - نکاح کرتا ہے تو نکاح مین بہی سکھ آرام کو سوچ لیتا ہے - لڑکے مڈل تک ہی تعلیم مین جب پہونچتے ہین تو دل مین کیا کیا خیال کر لیتے ہیں کہ ہم کیا کیا ہو جائینگے کوئی تو یوں سمجھ لیتا ہے کہ میں ڈپٹی کمشنر ہو جاؤں گا - یہ سب خیالی خوشیاں ہوتی ہین - اللہ تعالےٰ عالم الغیب ہے معلوم نہین کہ کس کام مین ہمین سکھ ملے گا اور کس کام مین دُکھ - پس چاہیئے کہ کثرت سے دعاؤن اور استخارات کو کیا کرو یعنی نماز کرو تو کثرت سے استخارات پہلے کرلو - تجارت کرو - تو پہلے استخارات کرلو حقیقی سکھ اور دکھ کا علم اللہ تعالےٰ ہی کو ہے

فرمایا - بعض آدمی بظاہر دیکھنے مین بڑا ہی نیک معلوم ہوتا ہے مگر اسکے درون سینہ کا علم اللہ ہی کو ہے کہ کیسا ہے جتنے تم یہاں بیٹھے ہو سب کا حال ستر ہے معلوم نہین کہ کون کیسا نکلے گا - اور کون کیسا - مین تم کو قرآن شریف سناتا ہون میرے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نصلی ونسلم علیٰ نبیہ الکریم

کلام الملوک ملوک الکلام

نوٹ۔ سید صاحب نے اس کلام کے ترتیب دینے مین دکنی اُردو زبان کا استعمال کیا ہے جو کہ انکی مادری زبان ہے ہمنے بھی اسمین تغیر نہین کیا کیونکہ اسمین بھی ایک لطف ہے۔ (ایڈیٹر)

کلامِ امیر رضہ

مکتوبہ سیّد بشارت احمد صاحب دکنی

فرمایا۔ مومن کو چاہیئے کہ ہر وقت کلیات خمسہ کا پابند رہے۔ ایمان کی حفاظت نفس کی حفاظت۔ مال کی حفاظت۔ عزت کی حفاظت۔ عقل کی حفاظت۔

فرمایا۔ بعض لوگوں کو نصیحت کیجاتی ہے تو وہ سمجھتے ہیں کہ ہمکو یہ بدکار سمجھتے ہین ایک دفعہ مجھے خیال ہوا کہ کسی شخص کو بہت نصیحت کروں۔ مغرب کی نماز پڑھ رہا تھا معلوم ہوا کہ اسکو نصیحت نہ کی جائے اگر یہ نہ مانے گا تو سبب مجھے جوش آجائیگا اور اسکی ندامت ہوگی۔ البتہ دُعا کرو۔ ہمارا اختیار ہے چاہین تو قبول کرینگے یا نہیں

ایک حج کو جانیوالے صاحب نے دریافت کیا کہ ایام حج وغیرہ میں نماز غیر احمدی کے پیچھے پڑھیں یا نہین۔
فرمایا۔ وہاں کے لوگوں کو روپیہ اور دنیا سے غرض ہے نیک لوگوں کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ بعض امام وہان کے نیک ہی ہین نیک عالم یا امام کو دیکھو اگر داڑھی وغیرہ ہو اور اچھا ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھ لو۔ ×

فرمایا۔ بدوؤن کا خاصہ ہے کہ اگر انہین کوئی چیز دی جائے تو وہ سب ملکر کھائین گے۔ چاہے تھوڑی ہی کیوں نہ ہو اسلئے سب بھوکے رہتے ہیں اور پھر ہندوستانی بولی ہی انہین نہین آتی۔ دو وجوہات سے اکثر خرابیان باہم پیدا ہو جاتی ہین۔ لیکن جب رات ہو جاتی ہے تو ہر ایک بدو اپنے اپنے اونٹ کے پاس آجاتا ہے اور دوسرے کے قریب نہین جاتا کہ کہین دوسرے کو یہ شبہ نہ پڑ جائے کہ قریبی اونٹ والے کو چرانے یا ستانے گیا تھا چونکہ میری جوانی تھی اور چوبیس پچیس سال کا سن تھا اور قوے مضبوط تھے میں ہی صرف کھجور رکھ لیا کرتا تھا اور پھر وہی کھا کر پانی یا دودھ پی لیا کرتا۔ لہذا مین اپنے اونٹ والے کو رات کیوقت پیٹ بھر کر کھجور دیدیتا۔ چونکہ رات کو ایک دوسرے سے تو مل نہین سکتے۔ پس وہ تنہا خوشی کھا کر شکم سیر ہو جاتا اور پھر میرا ازحد شکر گذار رہ کر بہت فرمانبرداری کرتا اور دوسرے یہ کہ مین عربی ہی خوب بات کرتا تہا اس سے بھی آسانی تہی۔ مجھے جوانی مین بہت پیاس ہوا کرتی تہی بالخصوص علی الصباح پیاس سے بے تاب ہو جاتا تھا چنانچہ حسب عادت ایک وقت مجھے آخر شب میں پیاس ہوئی دیکھا تو پانی نہین بالآخر بدوی سے کہا کہ مجھے پیاس ہو رہی ہے کہین سے ایک گلاس پانی لا۔ وہ فوراً چلا گیا اور خلاف قاعدہ میری مروت سے وہ ایک دوسرے کے اونٹ کے قریب چلا گیا کہ جسپر ایک ہندوستانی معزز بہت سا پانی مشکیزہ مین رکھ کر بیٹھے ہوئے تھے اور وہ باادب کہا کہ ایک مولویصاحب جو آپکے ہی وطن کے ہیں اون کو ایک گلاس پانی چاہیئے وہ زبان نہین جانتے تہے پکارنے لگے حرامی حرامی یعنے چور چور۔ پس لفظ حرامی منہ سے نکلنا تھا کہ اس تیزی سے وہ میرے اونٹ کے پاس آگیا کہ گویا وہ یہین تھا لیکن بہت غصہ مین بھرا ہوا اور کچھ بڑبڑاتا تھا مینے پوچھا۔ این الماء کہا بخلوہ۔ اور طیش سے کہنے لگا سین کو دن انشاء اللہ۔ پھر مجھ سے کہا کہ دو میل پر ایک میٹھا چشمہ آتا ہے وہاں پانی پی لینا۔ جب صبح ہوئی تو قافلہ مین ایک شور ہوا اور ایک صاحب بہت کچھ چیخنے لگے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ ایک چور نے رات کو انکے مشکیزہ مین ایک بڑا سوا گھسیڑ دیا جس سے ہولے ہولے پانی سب نکل گیا۔ مینے اون سے کہا کہ آپکو چاہیئے تھا کہ ایک گلاس پانی اُس غریب کو دیدیتے۔ اوہنون نے کہا حضرت مین تو زبان ہی نہیں جانتا ہوں مین اُسے چور ہی سمجھا۔ خیر مین بعد اسکو نرمی سے جب نصیحت کی تو کہنے لگا یا شیخ ایک گلاس پانی کے لئے اُس نے بخیلی کی اب معلوم ہو جائے گا۔ کہ مکہ تک اسکو کیسے پانی ملیگا آپ فرماتے ہین کہ کسی کی تکلیف یا مصیبت کا ذرا ہی انہیں احساس نہیں ہوتا۔ چنانچہ مین نے دیکھا کہ اسکو وہ صاحب کی تکلیف پر ذرا بھی رنج نہ ہوا۔

فرمایا۔ بدوی اسلام مطلق نہین جانتے بالکل جاہل ہین دغاو سے حیدرآباد کی نسبت گفتگو ہو رہی تہی کہ فرمایا ہمین حیدرآباد کی چھپی ہوئی کتابین بہت پسند آئیں پھر فرمایا کہ بالخصوص مطبع دائرۃ المعارف مین کنز العمال کی کل جلدین نہایت عمدگی سے چھپی ہیں۔ مرحوم نظام کی بخشائش کے لئے یہی ایک بڑا ذریعہ ہیں کہ ان کے عہد مین حدیث کی خدمت ہوئی ہے۔

حیدرآباد کے تکلفات و مراسم آداب و سلام کا تذکرہ تہا۔
فرمایا مین تمام ہندوستان طلب علم وغیرہ کے لئے پھرا لیکن حیدرآباد جانا نہ ہوا اور نہ کبھی طبیعت چاہی جہان اس مولا کریم کا مجھ پر بے حد احسان ہے یہی احسان ہے کہ جو مجھ جیسے بے تکلف کو وہان نہ لے گیا ورنہ وہان کے امراء و علماء کو میری سادگی اور بے تکلفی سے رنج پہنچتا اور مجھے بھی حد التکلیف رہتی۔

مرحوم نظام کی فیاضی و ہمدردی ہر قوم وملت کے ساتھ فیاضی وخیرات کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ نہایت مخیر تھے۔

فرمایا۔ مکہ مدینہ کے لوگوں پر پورا پورا اعتماد نہ کیا جاوے چنانچہ اپنا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ مکہ مین جب میں گیا تو ایک ہم مکتب ہمین کا رہنے والا ہین اتفاقاً مل گیا پس اُسنے ایسے ایسے آرام دئے اور ایسا ساتھ دیا کہ جو مین سفر مین اس کے بغیر کبھی نہین حاصل کر سکتا تھا۔ لہذا مین جب مدینہ طیبہ جانے لگا تو اسکو کہا کہ میرا یہ سامان اور یہ روپیہ ہے سامان تو امانتاً رکھنا اور البتہ روپیہ ہے اسکو تم تجارۃ مین لگا کر نفع کمانا مین بہت دنوں مین آونگا اگر زندہ رہا اور واپس آیا تو پھر تم میرے آنے بعد اس روپیہ کو اکٹھا کر دینا مین لے لونگا۔ چنانچہ میں روپیہ اور سامان دیکر چلا گیا جب بہت دنون کے بعد واپس آیا تو جب بھی اُسنے مجھے بہت آرام و آسائش سے رکھا پھر چند دنون کے بعد مینے کہا کہ اب مین وطن روانہ ہو جاؤنگا میرا روپیہ اور سامان اکٹھا کردو کہا بہتر آپ مطمئن رہیں چار روز انتظار کیا لیکن کچھ بھی انتظام نکیا تو پھر اور ایک دفعہ کہا مگر تب بھی کوئی اثر نہ ہوا بالآخر تیسری دفعہ جب مین تشدد کیا تو کہا کہ آپ مطمئن رہین وہ آپکا سامان و روپیہ ایک بہت بڑے امیر کے ہان رکھوایا ہون اب مین جاکر لاتا ہون مینے کہا کہ اچھا چلو میں بھی چلتا ہون لہذا مین ساتھ ہو گیا۔ وہ مجھے لئے ہوئے ایک مکان پر گیا۔ جو کہ بہت بڑا عالی شان محل تھا لیکن اس کا دروازہ بند تھا کہا کہ دیکھئے گھر کا دروازہ بند ہے اتنے مین ایک عرب اتفاقاً اودھر سے نکل آیا اور کہا کہ کیا ہے۔ مینے کہا کہ اتنا بڑا مکان اور دروازہ بند اُس نے کہا کہ مطلب کیا ہے کہو مین نے کہا کہ اس مکان میں ہمارا سامان ہے۔ معاً وہ سمجھ گیا اور کہا کہ مولویصاحب یہ بہت بڑے امیر کا مکان ہے وہ اپنے مہمانون کو جدہ تک پہنچانے معہ زنانہ کے گئے ہوئے ہیں اسلئے بند ہے۔ وہ کسی کا سامان امانت نہین رکھا کرتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بدمعاش جن کو مین خوب پہچانتا ہون آپ کو دہوکا دیا اور سب مال کہا گیا ہے پھر اسکے بعد اسکو بہت گالی گلوچ دیا اور مجھے کہا کہ مولویصاحب بہتر یہ ہے کہ آپ صبر کرکے چُپ چاپ چلو جاوین یہ نہ دیگا بلکہ دہوکہ مین رکھیگا۔ خیر مین چلا آیا کئی سال کے بعد پھر اتفاقاً ایک وقت ہندوستان مین اسی شخص سے ملاقات ہوئی۔ دیکھا کہ نہایت افلاس مین ہے اور مین اُس زمانہ مین نہایت متمول تہا مجھ سے کہا اب آپ بہت جلیل القدر ہو گئے ہیں اور مین اپنے شامت اعمال سے ان حالوں پہنچا ہون لہذا میرے ساتھ کچھ سلوک کیجئے۔

مراسلات

میں حضرت مسیح موعود پر کس طرح ایمان لایا!

جون ۱۹۰۵ء میں جب ہمارے ہاں پرائمری سکول کھلنا منظور ہوا۔ اور جس کی ابتدا ایک شخص مسمّی نیک عالم سکنہ خانپور نے آکر کی۔ میں یہاں کا برانچ پوسٹماسٹر تھا ڈاک خانہ میں اُن کے نام خط بہت آتے۔ اس لئے مجھے اُن سے ملنے کا اتفاق ہوتا۔ یہ صاحب تسخیر قلوب میں کچھ ایسے ماہر تھے کہ چند ہی دنوں میں انہوں نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ پھر تو بیٹھے بیٹھے اُنہی کے پاس سارا دن گذار دیتا۔ ایک دن ایک بڑا سا پیکٹ اُن کے نام ڈاک سے برآمد ہوا۔ میں لیکر اُن کے پاس گیا۔ کھولا۔ تو اخبار الحکم کے متعدد پرچے پائے۔ جو کسی سلطان احمد نام احمدی المذہب (خدا کی شان یہ صاحب حضرت صاحب کی وفات پر مرتد ہو گئے) اُن کے کلاس فیلو نے راولپنڈی سے اُن کے نام بھیجے تھے۔ اُن مہربان نے اُلٹ پلٹ کر سرسری نظر سے دیکھ کر اخبار رکھ دیئے اور تعلیم کے کام میں لگ گئے۔ اور میں اُن کے مطالعہ میں مشغول ہو گیا۔ انکے مضامین کچھ ایسے دلکش اور میرے مذاق کے موافق تھے کہ چھوڑنے کو دل نہ کرتا تھا۔ آخر منشی صاحب کی اجازت سے میں وہ سب پرچے گھر ہی میں لے آیا۔ اور کئی بار کے بغور مطالعہ سے میں اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ اگر یہ (مسیح موعودؑ) وہی شخص ہے جس کی ایک دُنیا کو عرصہ تیرہ سو سال سے انتظار لگ رہی ہے اور کروڑہا مخلوق الٰہی اس حسرت کو کہ وہ اُس کے مبارک زمانہ کو پائیں۔ قبروں میں لیگئے اور جس کا اُنہیں دعوےٰ ہے تو پھر اس کا انکار سیدھا جہنم میں لے جائے گا۔ اگر اس کا ماننا اور نہ ماننا برابر ہوتا۔ تو اتنی صدیوں سے اس کی انتظار میں لوگوں کا چشم براہ ہونا چہ معنے دارد۔ ہو نہ ہو یہ وہی معلوم دیتا ہے۔ اِس سے پیشتر میں اگر اس سلسلہ کے وجود سے بے خبر نہ تھا۔ تو کم از کم حضرت کی تعلیم سے مطلقاً ناآشنا تھا۔ جب میں نے اِن اخباروں کو پڑھا۔ خصوصاً مرزا صاحب کی وہ تقریر دلپذیر جو "ملفوظات احمدیہ یا کلمات طیبات امام الزمان مسلمہ الرحمان" کے عنوان کے نیچے الحکم ۱۹۰۵ء کے کئی ایک پرچوں میں مسلسل درج تھی۔ تو مجھے ایک گونہ مقاصد مرزا جی سے بھی واقفیت ہو گئی اسی طرح جب "ثناء اللہ امرتسری کی پردہ دری" کے عنوان کی ذیل میں جو کتاب انجام آتھم کے حوالہ سے ایک لمبی عبارت مباہلہ کے متعلق درج اخبار تھی پڑھتے پڑھتے جب اس موقعہ پر پہنچا۔ جہاں مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ میں "یہ بھی شرط کرتا ہوں کہ میری دُعا کا اثر اس صورت میں سمجھا جاوے۔ کہ جب وہ تمام لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آویں۔ ایک سال تک ان بلاؤں میں سے کسی میں گرفتار ہو جائیں۔ اگر ایک بھی باقی رہا۔ **تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھوں گا۔ اگرچہ وہ ہزار ہوں یا دو ہزار۔** اور پھر ان کے ہاتھ پر توبہ کرونگا۔ اور اگر میں مرگیا۔ تو ایک خبیث کے مرنے سے دُنیا میں ٹھنڈ اور آرام ہو جائے گا۔" تو ان کی نسبت اعلےٰ درجہ کی حسن ظنی میرے دل میں پیدا ہو گئی اگر تقلید آبائی سد راہ نہ ہوتی۔ تو میں اُسی دم داخل بعیت مرزا ہو جاتا۔ مگر اس میں چند در چند الٰہی حکمتیں تھیں جو بعد میں مجھ پر ظاہر ہوئیں۔ مگر تاہم میرے صدق و راستی کے طلبگار دل کو ان پرجوش الفاظ نے جو یقین سے بھرے ہوئے دل کے سوائے کسی دل سے نکلنے ممکن نہیں۔ اس معاملہ میں غور کرنے کے لئے مجبور کر دیا۔

اگرچہ رسمی طور پر نماز روزہ کا میں شروع ہی سے پابند تھا اور لکھنا پڑھنا بھی کچھ جانتا ہی تھا۔ مگر اصلاً دینیات کی تعلیم سے بالکل کورا تھا۔ اس لئے میں نے اپنے عقل و علم پر بھروسہ نہ کرکے ملانوں کی طرف رجوع کیا۔ مگر وہ تو مرزا کا نام ہی سُننے سے نیلے پیلے ہو ہو جاتے اور ایسی لاعلمی کی حالت میں اِس سلسلہ کے آدمیوں سے ملنا بھی مناسب نہ جانا۔ بالآخر بہت سوچ بچار کے بعد حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا۔ کہ اخبار الحکم کے مطالعہ سے میری توجہ آپ کے متعلق تحقیقات کرنے کی طرف مبذول ہوئی ہے۔ مگر لاعلمی سد راہ ہے۔ آپ کو چونکہ ایک بڑا دعوےٰ ہے۔ اگر فی الواقعہ آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ تو میں یقین کرتا ہوں۔ کہ آپ کی دُعا خطا نہ جائے گی۔ لہذا نہایت ادب سے گذارش ہے کہ میرے حق میں دُعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کا صدق مجھ پر ظاہر فرماوے تاکہ آپ کو قبول کرکے سعادت عظمیٰ حاصل کروں۔ اس کا جواب حضرت اقدسؑ کی طرف سے کسی شخص افتخار احمد کی قلم سے لکھا ہوا بدیں مضمون پہنچا۔ کہ آپ کا خط حضرت صاحب کی خدمت میں پہنچا۔ آپ نے دُعا فرمائی۔ تم بھی دُعا کرتے رہو۔ ہفتہ عشرہ دُعائیں کرتے ہوا ہو گا۔ کہ ایک رات رویاء میں دیکھا۔ کہ ڈاک سے میرے نام ایک کارڈ نکلا ہے جس پر جامن رنگ کی سیاہی سے ایڈریس کی جانب خوشخط حروف میں ذیل کا فقرہ لکھا ہوا پایا۔ "**مرزا صاحب آپکو یاد کرتے ہیں۔ راز مخفی رکھیئے۔**" دوسری طرف بھی پنجابی اشعار میں کچھ لکھا ہوا تھا۔ مگر ابھی پڑھنے نہیں پایا تھا۔ کہ فرط انبساط سے آنکھیں کھُل گئیں۔ اس خواب کی تعبیر اس وقت جو میری سمجھ میں آئی یہ تھی۔ کہ یاد کرنے کا مطلب عام طور پر طلب ملاقات ہوا کرتا ہے۔ مگر ایسے عظیم الشان شخص کی طلب ملاقات بحیثیت ایک امام کے بلاشبہ اُن کا بعیت کے واسطے بلانا ہے راز مخفی رکھیئے کا ارشاد الٰہی بھی ساتھ ہی تھا۔ مگر جوش انبساط میں اس کا خیال نہ کرکے جن احباب کو اس کارروائی کے مشورہ میں شریک کیا گیا تھا۔ واقعہ خواب اُنکے آگے بیان کر دیا۔ اور بعیت کے لئے مستعدی ظاہر کی۔ اس پر اُنہوں نے مہدی کے متعلق جو غلط روایات زبان زد عوام کالانعام ہیں بیان کرکرکے مجھے تذبذب میں ڈالدیا۔ اس حالت تذبذب میں جو کئی مہینوں تک رہی مجھے کئی ایک عجیب در عجیب خواب بھی آئے۔ جو فرداً فرداً اظہار صداقت مرزا جی کے لئے کافی تھے مگر اللہ تعالےٰ آپ کی صداقت کو مجھ پر اِس طرح ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ کہ آیندہ سخت سے سخت ابتلاؤں میں بھی میرے ایمان میں تنزلزل پیدا نہ ہو۔ اس لئے میں اُن سے پورے طور پر مطمئن نہ ہو سکا۔ اور دُعاؤں میں لگا رہا۔ اگرچہ شیطان احباب کے ذریعہ میرے دل میں مختلف طریقوں سے وسوسے ڈال رہا تھا۔ مگر میرے دِل میں خوف الٰہی جاگزیں تھا۔ اس لئے جلدی سے انکار کرنا مناسب نہ سمجھا اور نہ ہی غفلت شعاری پسند کی۔ بلکہ دوبارہ حضرت جی کی خدمت میں لکھا کہ آپ کے متعلق میں نے ایک خواب تو دیکھا تھا۔ مگر تسلّی خاطر نہیں ہوئی۔ لہذا پھر دُعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کا صدق اس طرح مجھ پر ظاہر کرے کہ تمام شک و شبہے مٹ جاویں۔ میرے اس خط کا جواب بھی

بطریق سابق یہ دیا گیا۔ کہ حضرت جی نے دُعا فرمائی۔ تم بھی دُعا کرتے رہو۔ اور راتوں کو اُٹھ کر دعائیں کرو۔ میں حضرت کے ارشاد کے موافق درود استغفار کے ساتھ دُعاؤں میں لگ گیا۔ تین ہفتہ سے زائد عرصہ نہیں گزرا تھا کہ میری زاری درگاہ باری میں سُنی گئی۔ چنانچہ عالم خواب میں آسمان سے آواز سُنی۔ "**مرزا صاحب سچے ہیں**" ایک دفعہ نہ دو دفعہ بلکہ پے در پے۔ پھر صرف آسمان سے ہی نہیں۔ بلکہ زمین اور اُس میں کے ذرّے ذرّے سے دلکش انداز سے بارم بار یہی ندا آئی تھی "مرزا صاحب سچے ہیں" ..... الخ یہ آواز کچھ ایسی بھلی معلوم ہوتی تھی۔ کہ دل چاہتا تھا۔ ہر دم سُنا کروں۔ مگر آواز کی کثرت اور اُس کی بتدریج بلندی سے اس قدر شور برپا ہُوا۔ کہ میں جاگ اُٹھا۔ جاگنے کے ساتھ ہی تمام شک و شبہے جو احباب کے ورغلانے سے پیدا ہوئے تھے کافور ہو گئے۔ اور مرزا جی کی صداقت میخ آہنی کی طرح دل میں دھس گئی۔ چنانچہ اُسی دن بیعت کے لئے خط لکھ دیا۔ اور تھوڑے عرصے کے بعد قادیان میں پہنچکر حضرت جی کے پیارے ہاتھ میں ہاتھ دیکر بیعت کی اور مشرف بہ زیارت ہوا +
الحمد للہ۔ خاکسار سلطان عالم احمدی۔ گوڑیالہ۔
ضلع گجرات

اخبار پرکاش کی غلط بیانی

پرکاش اپنے پرچہ ۶ بہادوں سمت ۶۸ کے صفحہ ۶۔ مولوی نورالدین صاحب پیشوائے جماعت احمدی پر بیجا حملہ کرتے ہوئے اُنکی عبارت و الفاظ کو اپنے ذہن کے مطابق غلط سمجھ کر عوام کو دھوکا دیا ہے کہ مولوی صاحب کی رائے میں گوشت خور مردار خور ہیں۔ اور ۱۰۔ اگست کے پرچے بدر کا حوالہ دیا ہے۔ افسوس کہ ہندو اخبار پہلے خود حملہ آور ہوتے ہیں۔ اور جب واجبی جواب دیا جاتا ہے۔ تو پھر نالش پر تیار ہو جاتے اور واویلا مچاتے ہیں۔ مولوی صاحب کی عبارت مندرجہ بدر مورخہ ۱۰۔ اگست ۱۹۱۱ء جس کا حوالہ دیا گیا ہے نیچے لکھی جاتی ہے تاکہ پبلک کو پرکاش کی خوش فہمی اور علمی لیاقت کے موازنہ کا موقعہ ملے۔ و ہو ہذا۔ کمانے میں تین باتیں نہ ہوں۔ تو وہ کمانا غفلت کا موجب ہے +

(۱) حلال ہو یہ نہ سمجھ لو کہ چوہڑے ہی حرام خور ہوتے ہیں۔ بلکہ جو چوری کا مال کھاتا ہے۔ وہ بھی جو جعلسازی اور دھوکہ سے مال جمع کرتا ہے وہ بھی حرام خور ہے۔ جو کسی دوکان میں مال شراکت رکھتا ہے اور اُس کا کوئی حساب کتاب نہیں۔ وہ بھی حرام خور ہے۔ جو اپنے منصبی فرض کو عمدگی سے ادا نہیں کرتا اور ترقی تنخواہ کے لئے ہوشیار ہے۔ وہ بھی حرام خور ہے۔ غرض جو بالباطل مال کھانے والے ہیں وہ سب حرام خور ہیں۔

اسی ضمن میں اُنہوں نے کہا ہے۔ غرض مسلمانوں کی حالت قابل رحم ہے۔ خوب سُن لو کہ مردار خور اس بات کے علم سے بالکل ناواقف رہتے ہیں۔ یورپ کی قوموں کو بھی دیکھ لو۔ کہ اس بات کے باریک مسائل میں کچھ فہم نہیں ایک انسان کو خدا کا بیٹا سمجھ لیا ہے +

یہ عبارت کہیں ظاہر نہیں کرتی کہ گوشت خور کو حرام خور کہا ہے۔ پرکاش نے جو یہ عبارت لکھی ہے کہ کہ ایک گوشت خور چاہے کوئی الفاظ استعمال کرے لیکن درحقیقت گوشت خوری اور مردار خوری میں کوئی فرق نہیں۔ اور آخیر میں ان کی ہتک کی ہے اور لکھا ہے کہ مولوی صاحب جہاں خود مردار خوری کو ترک کرینگے وہاں اپنے پیروؤں کو بھی ایسا کرنے کی ہدایت کرینگے۔ اب جب احمدی جماعت کے لوگ یا مسلمان اس کا جواب دینگے تو تمام ہندو نعل برآتش ہو کر گالیاں دینا شروع کرینگے۔ مولوی صاحب کا صرف یہ مطلب تھا کہ انسان کو روزی حلال کھانی چاہیئے۔ اور وہ روزی حلال نہیں ہے جو کہ دغا و فریب یا بے ایمانی سے حاصل کیجاوے۔ اس قسم کی روزی حاصل کردہ میں اور مردار میں کچھ فرق نہیں ہے۔ اور ایسی روزی کے کھانے والے چوہڑوں کے برابر ہیں حرام خوری میں۔ ہم پرکاش سے دریافت کرتے ہیں کہ مولوی صاحب نے کہاں لکھا ہے کہ گوشت خور مردار خور ہیں۔ اور مولوی صاحب گوشت خوری کو ترک کردینگے۔ پرکاش کو چاہیئے کہ وہ لغت کی کتاب جس سے اُس نے مردار خور سے گوشت خور معنے لئے ہیں پیش کرے۔ ورنہ اپنی بیجا حرکت پر پشیمان ہو کر تردید چھاپے اور اپنی غلطی کا اقرار کرے +
(ایک غیر احمدی)

روئے تناسخ

جب انسان کو سزا دیجاتی ہے۔ تو بُری عادتوں سے جو اس میں ہیں۔ افاقہ ہو جاوے۔ اور پھر وہ ترقی کر کے عمدہ عادات اختیار کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں ترقی اور تنزل کا مادہ ہے۔ انسان کی اوّل حالت اور موجودہ حالت خود اس امر کی شاہد ہے کہ وہ ترقی کر سکتا ہے۔ اہل ہنود کہتے ہیں۔ کہ انسانی رُوح بہ سبب اعمال جونوں میں جاتی ہے .... اگر یہ سچ ہے۔ تو حیوانی جونوں میں بھی ترقی ہونی چاہیئے تا یہ اس بات کا ثبوت ہو۔ کہ حیوانات بھی عمدہ اور بدعادات وغیرہ رکھتے ہیں۔ اور یہ کہ وہ بدعادت کو چھوڑ کر عمدہ اختیار کر سکتے ہیں تا کہ کسی اعلےٰ جون میں جانے کے مستحق ہو سکیں مگر ان کی عادات ہمیشہ ہمیشہ ایک ہی روش پر رہتی ہیں۔ ایک ابابیل کا گھونسلا جس طرح حضرت نوح کی کشتی کی کڑیوں میں تھا۔ اسی طرح کا آج بھی وہ بناتی ہے۔ اس کے کھانے میں ترقی نہیں ہوئی۔ بولی نہیں بدلی۔ تو عقل سلیم کس طرح یقین کر سکے کہ حیوانات وغیرہ انسان ہیں جو جون پلٹ کر سزا بھوگ رہے ہیں۔ کیا کوئی ہے جو اس معمہ کو حل کر دے گا +
(خاکسار سید محمد فتح علی شاہ احمدی خوشاب)

رعایتی قیمت کتب

نام کتاب (برائے افریقہ فقط)	اصلی	رعایتی
براہین احمدیہ بے جلد ہر چہار حصہ	صہ	۱۴؎ر
دُرِّ ثمین اردو بے جلد ..	۳/ر	۲.ر
دُرِّ ثمین فارسی ؍؍	۵/ر	۴/ر
فتاوے احمدیہ ہر سہ جلد مکمل۔ حضرت اقدس نے اپنی زندگی میں جن مسائل پر فتوے دیئے تھے وہ تمام یکجا جمع کئے گئے ہیں	؏	۸؎ر
دُرِّ ثمین اردو مجلد ..	۴/ر	۳.ر
دُرِّ ثمین فارسی مجلد ..	۶/ر	۴/ر
دُرِّ ثمین اردو و فارسی مکمل مجلد	۹/ر	۸/ر
مضمون بر غلامی مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے +	۸/ر	۳/ر
مضمون بر عصمت انبیاء مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے +	۱۰/ر	۷/ر

ہندوستان سے باہر رہنے والے دوستوں کیواسطے یہ رعایت اخیر فروری تک رہیگی۔ لیکن ان کی طرف سے پوری قیمت بمعہ محصول ڈاک آرڈر کے ساتھ آنی چاہیئے + بدر ایجنسی۔ قادیان

منطق الطیر

قرآن شریف میں منطق الطیر کا لفظ آتا ہے۔ تو نادان اور کوتاہ نگاہ نیچری گھبرا اٹھتا ہے۔ مگر اس علم کے اہل بصیرت جانتے ہیں کہ پرند بھی آپس میں اظہار خیالات کے واسطے ایک طاقت نطق رکھتے ہیں۔ کشمیری میگزین میں ایک پُر درد مضمون نواب احمد یار خان نے چھپوایا ہے جسکی سرخی ہے "دو مہجور طائروں کا وصال"۔ ہم اس مضمون کو ناظرین کی دلچسپی کے واسطے درج اخبار کرتے ہیں۔ نیچری کا لفظ آج کل علیگڈہ اسکول کے طلباء کے ساتھ ہم معنی ہو رہا ہے۔ اس واسطے ہم اس لفظ کو استعمال کرتے ہوئے اس بات کا اظہار ضروری جانتے ہیں۔ کہ ہماری مراد نیچری سے وہ لوگ ہیں۔ جو کسی ایسے امر کے جو ان کی سمجھ سے بالاتر ہو۔ صرف اس واسطے منکر ہو جاتے ہیں۔ کہ [illegible] کی تحقیقات دیکھی ہے کو معلوم ہے وہ بات قانون نیچر [illegible] ہے۔ ایسے لوگ کوتاہ نگاہ ہیں اور نادانی سے اپنی نگاہ پر حقیقت سے زیادہ اعتبار کرتے ہیں:-

سنہ ۱۸۶۹ء کے قریب مدرسہ کی تعلیم کے بعد میں معظم آباد تحصیل و ضلع سیالکوٹ میں پٹواری مقرر ہوا یہ علاقہ نشیب اور چھنب کا ہے۔ جہاں شالی فصل کثرت سے پیدا ہوتی ہے اور موسم سرما میں اس علاقہ میں جانور مثلاً منگ۔ مرغابی۔ کونج۔ اس کثرت سے آتے ہیں کہ انکی چیخ و پکار سے ایک عجیب قسم کا سماں رہتا ہے لوگ کثرت سے دام بچھا کر ان جانوروں کا شکار کرتے اور شب و روز ان کو کھاتے رہتے ہیں۔ میرے جانے سے قریب دو سال پہلے کا ذکر ہے کہ ایک نووارد فقیر سائیں کیسر شاہ نام نے ایک چھنب کے کنارہ پر ایک تکیہ تعمیر کیا۔ جس میں ایک کنواں بنا کر مختصر سا باغیچہ بھی بنایا۔ اور سایہ دار درخت لگائے۔ یہ تکیہ ایسے موقعہ پر ہے۔ جس کے چاروں طرف چھ سات گاؤں ایک ایک میل کے فاصلہ پر آباد ہیں۔ ان دنوں پلٹن چھاونی سیالکوٹ کے چند فوجی سپاہی شکار کے لئے اس طرف آ نکلے۔ ایک دن کا واقعہ ہے۔ کہ کونجوں کی ایک ڈار آ رہی تھی۔ کہ ایک سپاہی سینہ پر بندوق رکھ کر لیٹ گیا۔ اور جب وہ ڈار اپنے درد آمیز آواز سے پرواز کرتی ہوئی اس کے سینہ کے مقابل آئی۔ تو اس بدرد نے بندوق داغدی۔ جس کے صدمہ سے ایک کونج زخمی ہو کر ڈار سے علیحدہ ہو گئی۔ اور اضطراب میں اس قدر پیچھے پلٹ گئی۔ کہ قریباً ایک میل کے فاصلہ پر چراگاہ میں بیدم ہو کر گر پڑی۔ گوال یعنے چرواہے لڑکوں نے اس کو پکڑ لیا اور سائیں کیسر شاہ کی خدمت میں لے آئے۔ بے زبان جانور کا ایک پر ٹوٹ گیا تھا۔ سائیں صاحب نے اس کو تکیہ کے صحن میں چھوڑ دیا۔ جہاں وہ دن بھر پھرتی رہتی تھی سائیں جی نے اس کی رات کی حفاظت کے واسطے بھی ایک چھوٹا سا خانہ ہوادار بنا دیا تھا۔ اور بڑی محبت سے اس کی پرورش کرتے تھے۔ اسی طرح سال گذر گیا۔ اور وہی موسم برفانی مقیمان وطن کو جلاوطن اور بیچارے پہاڑی جانوروں کو آشیانوں سے بے خانمان کرنے والا آ گیا۔ ایک قواعد دان فوج کی طرح آبی و صحرائی جانوروں کی خوبصورت قطاریں جدھر جاتی تھیں۔ ایک دم جاتی تھیں۔ اور جدھر مڑتی تھیں۔ ایک دم مڑتی تھیں۔ ایک عجیب ادا سے [illegible] و صفائی کے ساتھ مڑتی تھیں۔ پرواز کے ساتھ دلکش آواز کیا تھی مہجور مسافروں کو وطن مالوفہ کی یاد کے علاوہ تکالیف غربت کی فریاد کا طریق بھی سکھاتی تھی۔ وہ پرشکستہ و دلخستہ کونج سائیں صاحب کی آغوش شفقت میں ظالم صیاد کی پرہیبت نگاہوں سے گو بچی ہوئی تھی۔ اور اپنی قابل افسوس زندگی خوشی و آرام سے بسر کر رہی تھی۔ لیکن جب رُت بدلی اور جانور بمجبوری مسافرت کے لئے اپنے آشیانوں سے بیگانہ ہو کے اور باہر نکلے۔ اور قطار در قطار آسمان اور زمین کے درمیان خوشی و مسرت سے چکر لگانے لگے۔ تو وہ حسرت خیز بین بیان نہیں ہو سکتا۔ جو ہم جنسوں کی اس آمد اور حسرت پرواز کی اس ہوس میں اس کی زبان بے زبانی سے ظاہر ہو رہا تھا۔ وہ کونج اپنے ساتھیوں کی پرواز دیکھتی۔ مگر خاموشی سے اور پرواز کی آواز سنتی مگر صبر کے ساتھ یہ خاموشی و صبر کی دردناک کیفیت کئی دن تک جاری رہی آخر جب صبر و ضبط کا پیالہ چھلک گیا۔ اور دامان تحمل و ستقلال سے چھوٹ گیا۔ تو ایک دن اُس نے کونجوں کی ایک ڈار سے جو اس کے سر پر سے گذر رہی تھی۔ ایک دردناک آواز سنکر خود بھی صدا دی۔ وہ صدا کیا تھی ہم اُسکے مطلب و معنے سے مطلق نا آشنا ہیں۔ لیکن اس بے معنی صدا کا جو نتیجہ نکلا۔ اس کو مولانا روم کی زبان میں اس طرح ادا کیا جا سکتا ہے ؎

ہر کسے کو دور ماند از اصل خویش ؎ باز جوید روزگار وصل خویش

پرشکستہ کونج مصیبت زدہ کونج کی آواز میں خدا جانے کس بلا کا اثر تھا۔ اور کس قدر سحر انگیز طاقت تھی کہ آواز درد بھری آواز صدا و لرزش صدا کے ساتھ ہی اس کی ہم جنس قطار سے جو شور و غل بلند ہوا۔ اس کو بیسویں صدی کے مسلم الثبوت شاعر مرزا داغ نے اپنی پیاری زبان میں اس طرح ظاہر کیا۔ ؎

کمبخت وہی داغ نہو دیکھو تو کوئی ؎ بے چین کئے دیتی ہے فریاد کسی کی

یہ صدا جب اس ڈار کی ایک کونج کے پردۂ گوش تک پہنچی تو وہ فوراً قطار سے علیحدہ ہو کر اس بچھڑے ہوئے ساتھی کی طرف آئی۔ جس کا بال بال کہہ رہا تھا ع بلبل ہوں صحن باغ سے دور اور شکستہ پر۔ پرشکستہ کونج نے اپنے ہمدرد ساتھی کی گردن پر کچھ اس انداز سے اپنی گردن رکھی جس سے سراسر شکوہ مراد تھا۔ بقول مولانا روم ؎ از جدائی باز میرانی سخن ہر چہ خواہی کن ولیکن ایں مکن۔ یعنی جو کچھ تو چاہے کر مگر آئندہ جدائی کا تذکرہ زبان پر نہ لا۔ سائیں جی یہ عبرت انگیز نظارہ دیکھ رہے ہیں۔ ایک ساعت سے زیادہ عرصہ ان دونوں جانوروں کو گردنیں ملائے ہو چکا ہے۔ مگر لاجنب نہ پرواز ہے نہ آواز ہے تو کیا ہے ؎ بولتی تصویر ہے شہر خموشاں کی ہر اک + اس طرح چپ سنتے ہیں سب ساکنان کوئے دوست۔ آخر سائیں جی انتظار کے بعد خود اٹھے۔ جب نزدیک گئے تو قدم آہستہ آہستہ اٹھایا۔ تاکہ وہ صاحب پرواز جانور پاؤں کی آہٹ سے اُڑ نہ جائے۔ لیکن جب پاس جا کر ہاتھ لگایا۔ تو دیکھا کہ سوز و گداز کے ان دونوں پتلوں کے روح قفس عنصری سے پرواز کر چکے تھے +

مفصلہ ذیل کتب کی قیمت اخیر فروری تک نصف کر دیگئی ہے

(صرف احباب ایڈ ترقیہ کے لئے)

نام کتاب	اصلی	رعایتی	نام کتاب	اصلی	رعایتی
اربعین اردو	۵/	۲/	اسماء الحسنیٰ	۵/	۲/
مکتوبات احمدیہ	۸/	۴/	موعظۃ الحسنیٰ	۲/	۱/
سلک مروارید حصہ اول	۴/	۲/	تفسیر القرآن پارہ ۲۷	عہ/	۸/
״ ״ دوم	۴/	۲/	״ ۲۸	عہ/	۸/
			״ ۲۹	عہ/	۸/
مجربات نور الدین حصہ اول	۱۰/	۵/	مجربات نور الدین حصہ دوم	۱۰/	۵/

ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

منقولات

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور شمس العلما مولوی عبد الحکیم صاحب

مخدومی حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کا مضمون جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے حکم سے لکھ کر پیسہ اخبار میں چھپوایا ہے۔ اخبار مذکور سے نقل کیا جاتا ہے +

(ایڈیٹر)

جناب ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار مسیح موعود جناب مرزا صاحب کے متعلق شمس العلما مولوی عبد الحکیم صاحب کے جو استفسارات روزانہ پیسہ اخبار میں درج ہوئے ہیں۔ ان کی نسبت میں اوّل یہ عرض کرنا چاہتا ہوں +

پندرہ سال سے اوپر ہوا۔ جب شمس العلما مولوی عبد الحکیم صاحب کلانوری نے مرشدنا حضرت مرزا صاحب قدس اللہ سرہ کے متعلق ایک کتاب لکھنے کا ارادہ ہم پر ظاہر فرمایا تھا مگر اس دن سے آجتک بجز تکرار اظہار ارادہ مولوی صاحب نے ہم کو اپنے جوہر لیاقت سے مستفید ہونے کا کوئی موقعہ نہیں دیا۔ اگرچہ اس اثناء میں مولوی صاحب شمس العلماء بھی ہو گئے لیکن جہاں تک ہمیں علم ہے اس شمس کی شعاعیں اورنیٹل کالج کی دیواروں ہی پر محدود رہیں معلوم نہیں مولوی صاحب نے باوجود اس تبحر علمی کے جس کا وہ ادعا رکھتے ہیں۔ آجتک کیوں کوئی مذھبی اور دینی خدمت انجام دینے کی قابلیت ظاہر نہ کی۔ ہمیں آپ کی کوئی ایسی تصنیف معلوم نہیں لیکن ۸۔ جنوری کے پیسہ اخبار میں آپ کی چند سطروں نے ہمیں آپ کی مذھبی معلومات کے متعلق کچھ متامل سا کر دیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اورنیٹل کالج کی درسی کتب کے سنگلاخ میدان نے آپ کے اشہب قلم کو کچھ کند سا کر دیا ہے۔ اور آپ کے لئے موقعہ نہیں چھوڑا کہ آپ آثار۔ حدیث۔ اور سلف صالحین کی تصانیف سے مزاولت رکھیں۔ آپ استفسار فرماتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی حیثیت کیا ہے۔ آیا وہ مسیح موعود ہیں یا نبی ہیں۔ اور اس مدعی الہام کے الہامات کو ہم کس حیثیت سے دیکھتے ہیں۔ اور جناب مرزا صاحب کی تصانیف کو ہم کیا رتبہ دیتے ہیں۔

ایک شمس العلماء اور یہ استفسار! اور یہ معلومات! العجب ثم العجب!!! اگر جناب مرزا صاحب کا کوئی دعوےٰ نرالا ہوتا جسکی بنا حدیث نبوی نہ ہوتی۔ اگر مسلمان کسی آنے والے نبی کے منتظر نہ ہوتے اور اس آنے والے مسیح کی حیثیت کے متعلق ان کا کوئی خاص عقیدہ بربنا اقوال نبوی نہ ہوتا۔ اگر اس امت میں حضرت مرزا صاحب سے پہلے کوئی صاحب الہام نہ ہوتے اور وہ صاحب تصنیف بھی نہ ہوتے۔ تو پھر مولوی صاحب کو ان استفسارات کا حق تھا۔ والّا یا تو مولوی صاحب کو مذھبی واقفیت نہیں یا آپنے اپنے زعم میں ایک منطقی اشکال ہمارے سامنے رکھدی ہے۔ جو در اصل بالکل ہیچ اور بے حقیقت ہے اور کوئی اشکال اپنے اندر نہیں رکھتی۔ جناب مرزا صاحب اپنے دعوے کی رو سے وہی مسیح موعود اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں۔ جس کا ذکر امام بخاری نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ اور جس کے مسلمان منتظر ہیں اور مولوی عبد الحکیم صاحب کے ان سوالات سے مجھے شک سا پڑ گیا ہے۔ کہ وہ خود بھی کسی ایسے آنے والے پر ایمان رکھتے ہیں یا نہیں۔ اس لئے پیشتر ازیں کہ میں مولوی صاحب کے استفسارات کا جواب دوں + میں آپ سے مفصلہ ذیل سوال پوچھتا ہوں۔

(۱) کیا آپ ان حدیثوں پر ایمان رکھتے ہیں جن میں امت کے ایک امام مسیح نام کے آنے کا وعدہ ہے؟

(۲) کیا وہ نبی اللہ ہوگا؟

(۳) بخاری کی حدیث میں جو آنے والے مسیح کو نبی اللہ کہا گیا ہے اس کے کیا معنے ہیں۔ اگر وہ نبی اللہ ہے تو اس حدیث کی آپ لا نبی بعدی سے کس طرح تطبیق کرتے ہیں۔

(۴) اگر وہ آنے والا بالفاظ نبوی۔ نبی اللہ ہے۔ تو خاتم النبیین سے کیا مُراد ہے؟

باقی رہا حضرت مرزا صاحب کے الہامات اور اُنکی تصانیف۔ اس کے متعلق میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ جناب مرزا صاحب سے پہلے کوئی آجتک امت مرحومہ میں صاحب الہام پیدا ہؤا ہے یا نہیں۔ کسی بزرگ نے اپنی ذات سے علماء امتی کانبیا بنی اسرائیل کا وعدہ پورا کیا ہے یا نہیں۔ یہ تو میں مانتا ہوں کہ آپ اُن علمأ ربانی میں سے نہیں۔ لیکن کیا حضرت محبوب سبحانی حضرت شیخ المشائخ حضرت سید عبد القادر گیلانی علیہ السلام حضرت شیخ الاکبر حضرت محی [illegible] علیہ السلام حضرت قبلہ مجدد الف ثانی احمد سرہندی علیہ السلام حضرت قبلہ شاہ نیاز احمد صاحب علیہ السلام سلطان الہند حضرت قبلہ معین الدین صاحب چشتی علیہ السلام اور کئی ایک اور اکابر اسلام علیہم السلام خداتعالے کے مکالمہ سے مشرف ہوئے ہیں۔ وہ عالی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی طرح صاحب تصنیف بھی ہیں۔ ان کی تصانیف میں انکے الہامات بھی درج ہیں۔ وہ ان تصانیف میں اپنے الہام دُنیا کو سُناتے ہیں۔ زبردست پیشگوئیاں بھی کرتے ہیں۔ جو ان کی تصانیف کی اشاعت سے بہت دیر بعد پُوری بھی ہوئی ہیں ممکن ہے آپ کی نگاہ سے ایسی تصانیف نہ گزری ہوں لیکن اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کو ان تصانیف کا پتہ بتا دیتے ہیں مثلاً فتوحات مکیہ۔ فصوص الحکم۔ فتوح الغیب وغیرہ وغیرہ اب آپ فرماویں +

(۱) شیخ اکبر محی الدین ابن عربی۔ شیخ عبد القادر گیلانی حضرت مجدد الف ثانی وغیرہ کے الہامات اور تصانیف کو آپ کیا حیثیت دیتے ہیں؟

(۲) ان بزرگوں کی آپ کے نزدیک کیا حیثیت ہے شمس العلماء عبد الحکیم یاد رکھیں۔ کہ میں نے یہ سوالات تحریر کرکے ان کی بلا ان کے گلے نہیں ڈالی۔ بلکہ انکے سوالات کے جواب میں ایک مستقل رسالہ لکھ کر ان کی خدمت میں بھیجا جاوے گا۔ لیکن میں سردست ان کو دکھلانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ سوالات لکھ کر اپنی فضیلت کا کوئی چنداں ثبوت نہیں دیا۔ بلکہ یہ تو بہت سطحی باتیں ہیں۔ اور جو منطقی اشکال وہ بزعم خود ہمارے لئے طیار کر رہے ہیں۔ وہی مصیبت انکے راستے میں ہے۔ بشرطیکہ وہ کسی آنے والے مسیح پر ایمان رکھتے ہوں۔ اور جن اکابران اسلام کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ انہوں نے جو کچھ اپنے متعلق اپنی تصنیف میں لکھا ہے ان پر مولوی صاحب کو ایمان ہو؟

شمس العلماء عبد الحکیم کے سوالات کا جواب دینے سے پہلے ضروری تھا کہ ہمیں اس بات کا علم ہو جاوے۔ کہ آیا وہ کسی آنے والے مسیح پر ایمان رکھتے ہیں یا نہیں اور ان کا عقیدہ ہمارے اکابران اسلام کے متعلق کیا ہے۔ اگر وہ اس بات کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ کوئی مسیح آئے گا۔ اور مندرجہ بالا اکابران اسلام کے دعاوی متعلق الہام صحیح اور درست ہیں تو ہمیں جواب دینے میں ایک راہ اختیار کرنی ہوگی۔ اور اگر وہ آنے والے موعود سے بالکل ہی منکر ہیں اور اس طرح دیگر اکابر اسلام سے الگ عقیدہ رکھتے ہیں۔ پھر ہم دوسری

راہ اختیار کریں گے۔ ایک دہریہ کے مقابل وہ ہتھیار کام نہیں آتے جو ایک خدا پرست غیر مسلم کے مقابل کسی کو استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ ایسا ہی ایک عیسائی کے مقابل ہم وہ دلائل نہیں استعمال کرینگے جو ہمیں آریہ کے مقابل برتنے پڑینگے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ میں نے مولوی صاحب کے مستفسرہ امور کے جواب دینے سے پہلے یہ دریافت کر لینا ضروری سمجھا ہے۔ کہ آپ پہلے اپنی حیثیت اور عقیدہ سے ہمیں اطلاع دیں۔ اگر بعض امور میں ہمارے آپ کے مسلمات ایک ہوں تو پھر بہت حد تک معاملہ صاف ہو جاوے گا۔ میں ان سوالات کے جواب پر مولانا عبدالحکیم کلانوری مدیر ادرہ نادرہ سابق ایڈیٹر واحشی کادیانی کے استفسار کا جواب مفصل دونگا۔

احمدیہ بلڈنگس خواجہ کمال الدین وکیل (بحکم حضرت
۱۷ جنوری ۱۹۱۲ء خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب

مرزا صاحب قادیانی کے الہام پر ایک منصفانہ نظر

جناب ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار روزانہ تسلیم۔ پیسہ اخبار روزانہ مطبوعہ ۶ جنوری ۱۹۱۲ء میری نظر سے گذرا۔ اور مرزا صاحب کی پیشگوئی کے متعلق ایک مضمون اس میں دیکھا۔ اگرچہ میں نہ مرزائی کی جماعت میں سے ہوں نہ ان جیسا میرا عقیدہ ہے نہ انکے الہامات کا مصدق۔ لیکن پھر بھی اس خاص الہام کی بابت تو میں لایق نامہ نگار صاحب کی مخالفت کا مخالف ہوں۔ انصافاً ضرور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر پیشینگوئی کی گئی ہے۔ تو اپنے وقت پر پوری ہوئی۔ کیونکہ اس مضمون کے دیکھنے سے قبل مجھ کو اس پیشگوئی کے متعلق یا مرزا صاحب کی کسی اور پیشینگوئی کی بابت قطعی واقفیت نہ تھی۔ کسی مسلمان سے اس سوال کو دیکھ کر سخت حیرت ہوتی ہے۔ کہ "الہامات کیوں ایسے مبہم ہوتے ہیں۔ خداوند کریم عالم الغیب ہے۔ الہام صاف لفظوں میں اچھا ہوتا" ارے جناب قرآن شریف و احادیث صحیحہ میں تو بکثرت ایسی پیشگوئیاں موجود ہیں مثلاً قیامت کے متعلق نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام و فتنہ دجال وغیرہ وغیرہ اور بہت سی۔ تو کیا یہ سب صاف و عیاں و مشرح و مفصل ہیں؟ اگر ہیں تو پھر اختلاف کیسا (تقسیم بنگال منسوخ ہو گی الخ) یہ اعتراض تو بہت دور پہنچتا ہے۔ اور گویا خود اپنے ہی اوپر وارد ہوتا ہے فافہم مراسلہ نویس صاحب کا یہ خیال کہ ترمیم و تنسیخ بنگال سے اہل بنگال کی دلجوئی قطعاً نہیں ہوئی۔ بلکہ ان کی اور دلشکنی کی گئی ہے سوا اس کے متعلق شاید مراسلہ نویس صاحب نے بابو سریندر ناتھ صاحب بنرجی کی تقریر پر جو انہوں نے انڈین نیشنل کانگرس منعقدہ کلکتہ کے چھبیسویں اجلاس میں سنائی تھی۔ غور نہیں فرمایا۔ اور نہ بابو بپن چندر پال جیسے انتہا پسند اشخاص کے خیال سے واقفیت حاصل کی۔ اخبار بین حضرات سے اہل الرائے بنگال کے خیالات پوشیدہ نہیں۔ کانگرس کا پہلا رزولیوشن تنسیخ کے شکریہ کا ہے اور اس میں دلجوئی و ملاپ مسلم ہے۔ غرضیکہ اکثر اہل بنگال اس کے قایل ہیں۔ کہ تقسیم بنگال سے جو زخم لگا تھا وہ تنسیخ سے مندمل ہو گیا۔ زیادہ سے زیادہ قابل مضمون نگار صاحب یہ ثابت کر سکینگے کہ تبادلہ دارالسلطنت دہلی سے اہل بنگال خوش نہیں۔ اس کو ہم بھی تسلیم کئے لیتے ہیں لیکن پھر بھی پیشینگوئی پوری ہو گئی۔ اس لئے۔ کہ پیشینگوئی میں صرف یہی تو ہے۔ کہ اب ان لوگوں کی دلجوئی کی جائیگی۔ چنانچہ ترمیم و تنسیخ سے ظہور میں آ گئی اب رہا تبادلہ سے ناخوش ہونا۔ ہوا کرے۔ پیشینگوئی میں بھی تو یہ نہیں کہ آیندہ ناخوش نہ کئے جاوینگے یا ہمیشہ خوش رکھے جاوینگے۔ ان امورات میں پیشگوئی ساکت ہے کچھ ہوا کرے۔ پیشگوئی کا مطلب صرف اہل بنگال کی دلجوئی کی جانی ہے۔ جو کہ لایق مراسلہ نویس صاحب کے خود مضمون سے مسلم ہے۔ ملاحظہ ہو (۲) قول بنگالی وکیل۔ بنگالیوں کے ایک پھوڑا تھا کہ جس کو اچھا کر دیا گیا (۳) کٹی ہوئی طرف جوڑ دی گئی۔ دلجوئی نہیں کی گئی تو اور کیا ہے۔ پھر کچھ ہوا کرے۔ اس خاص الہام کی بابت تو میری سمجھ میں یہی آتا ہے۔

(راقم حکیم سید شبر علی از نجیب آباد)

کیا سچ مچ گورو کل کا یہی حال ہے؟

ذیل میں پنڈت آتما رام جی ویدی کا بیان درج کیا جاتا ہے۔ جو آپ نے اخبار اندر میں درج کروایا ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ گورو کل میں تعلیم پا کر کیسے رشی۔ مہرشی پیدا ہونگے۔

"میں آتمارام ویدی ولد بھگو [illegible] بہبیال ضلع انبالہ سابق سب ڈویژنل آفیسر آپ کے حضور میں عرض پرداز ہوں۔ کہ میں نے کیول آپ کے پریم سے پریرت ہو کر آریہ سماج کی سیوا اور وید دھرم کی انتی کے لئے اپنے چار لڑکے مسمیان برہمچاری چرنجیو شویت کیتو چرنجیو ویدویاس۔ چرنجیو ستیہ یگیہ اور چرنجیو یاگرملک اس وقت گورو کل کے ارپن کئے تھے۔ جبکہ سادھارن آدمی گورو کل میں اپنی سنتان کو بھیجنے کے لئے تیار نہیں تھے اور جبکہ گورو کل میں لڑکوں کو بھیجنا ان کو دیدہ دانستہ اندھے کنوئیں میں گرانا تصور کیا جاتا تھا۔ پرنتو ہے بھگوان! آپکے پریم نے درحقیقت اس قدر متوالا کر رکھا تھا۔ کہ میں نے اپنے بچوں کو اپنے خاندان کی تمام مخالفت برداشت کرتے ہوئے بھی گورو کل میں بھیجدیا ہے بھگوان! میرے خاندان نے میری اس کام میں اس لئے مخالفت کی تھی۔ کہ میں کوٹر برہمن ہوں۔ اور برہمنوں کے دستور کے مطابق میرے بچوں کی سگائی اور ملنی ہو چکی تھی۔ چونکہ گورو کل میں بھیجنے کے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ ان کی سگائی توڑی جاتی۔ اس لئے میں نے ان کی سگائی تک بھی توڑ ڈالی۔ حالانکہ کئی آریہ سماجیوں نے مجھے اس وقت کہا بھی تھا کہ سگائی توڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب برہمچاری گورو کل سے ودیا سماپت کر کے آئینگے۔ تب ان ہی لڑکیوں سے ان کی شادی ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ خود لڑکیوں کے والدین بھی سوبکار کرتے ہیں۔ پرنتو ہے بھگوان! میں نے اس قسم کی ڈبل کارروائی سے نفرت کھاتے ہوئے سگائی تک توڑ ڈالی اور نہ صرف اپنے خاندان کو بلکہ اپنی تمام قوم کے ایک حصے کو اپنا دشمن بنا لیا۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ لڑکے اس وقت گورنمنٹ سکول کی چوتھی جماعت میں تعلیم پاتے تھے۔ میں نے بھی وہاں سے ان کو ہٹا کر گورو کل کے ارپن کر دیا۔ پرنتو ہے بھگوان! آج گیارہ سال کے بعد ان کی جو حالت گورو کل میں رہکر ہوئی ہے وہ اس قدر قابل رحم اور دردناک ہے کہ جس سے دیکھ کر میں ہنوز بھی سر پیٹ رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں۔ کہ یہ سب بچوں کا ناش ہو گیا۔ اور وہ دین و دنیا میں کسی کام کے نہ رہے۔ چنانچہ میرے برہمچاری ستیہ یگیہ کی عمر اس وقت تقریباً بائیس ۲۲ برس کی ہو گئی ہے۔ مگر وہ دس گیارہ سال تک گورو کل میں رہکر جو کچھ بنا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ اس کی صحت بالکل خراب ہو چکی ہے اور وہ ایک ٹوٹی ہوئی صحت کے ساتھ گھر آیا ہے۔ اس کی تعلیم کا یہ حال ہے کہ وہ گورو کل [illegible] تعلیم پانے کے باوجود اس وقت وہ

چوتھی پرائمری کی کلاس میں بھی داخل ہونے کے لائق نہیں ہے۔ حالانکہ آج سے دس سال پیشتر وہ اسی جماعت سے گورو کل میں بھیجا گیا تھا۔ اور اس کے ساتھ کے لڑکے آج بی اے تک پاس کر چکے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ آج سے دس سال پہلے جو اُردو فارسی سیکھا تھا وہ تو اسے اس وقت تک یاد ہے مگر گورو کل کی سنسکرت بیل دھارا میں ہی چھوڑ آیا ہے۔ صحت کے علاوہ اس کو بات چیت کرنے کا بھی سلیقہ نہیں ہے۔ نہ ہی وہ بازار سے کوئی معمولی سودا لا سکتا ہے۔ نہ ہی وہ سندھیا ہوں میں شامل ہوتا ہے۔ حالانکہ میرے گھر میں روز ہی ہون ہوتا ہے۔ مگر وہ باوجود تاکید کئے جانے کے بھی اس میں شامل نہیں ہوتا اور معمولی معمولی باتوں میں شرماتا ہے۔ یہی حالت برہمچاری وید ویاس کی ہے۔ اس کی صحت ستیہ کیتیہ کی نسبت زیادہ خراب ہے۔ اور وہ بھی اتنی لمبے عرصے کے بعد گورو کل سے واپس گھر آگیا ہے اور گھر اور گھاٹ دونوں طرف سے مارا گیا ہے۔ مَیں حیران ہوں کہ اس کو اتنی بڑی عمر میں کہاں بھیجوں اور اس کا کیا بناؤں۔ میرے برہمچاری شویت کیتو کی گورو کل میں جو حالت ہو رہی ہے اس سے نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اس کی قسمت میں بھی اپنے دوسرے بھائیوں کا سا ہی فیصلہ ہوگا۔ کیونکہ اس کے بارے میں گورنر گورو کل کی طرف سے مجھے خط آچکا ہے۔ کہ اس کو بھی گورو کل کی کلاس سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ اور ایک زبانی پیغام کے ذریعہ مجھے بتایا گیا ہے کہ برہمچاری یاگیہ دیگیہ بھی شویت کیتو کے ساتھ ہی واپس گھر آجائے گا۔ گویا اس طرح سے میرے تمام لڑکوں کا فیصلہ ہوگیا۔ یہ دونوں برہمچاری بھی عمر میں بائیس برس کے لگ بھگ ہو چکے ہیں۔ ہے بھگوان! یہ درد شانو میری سنتان کی گورو کل میں رہ کر ہوئی۔ میں نے نوان کو گورو کل میں آپ کے مشن کی پورتی کے لئے بھیجا تھا پرنتو آپ کے مشن کی پورتی تو ایک طرف رہی۔ وہ تو اس قابل بھی نہ ہوئے کہ اپنی پیٹ پورتی ہی کر سکیں۔ میری اپنی حالت یہ ہو رہی ہے۔ کہ ایک طرح پر باوجود اس قدر بچے رکھنے کے بھی گورو کل کی طفیل سے اپنے آپ کو بے اولاد اور بیچارہ سمجھ رہا ہوں۔ بتلایئے! میرا بڑھاپے میں کیا حال ہوگا۔ اور میری لڑکھڑاتی ہوئی ہڈیوں کو کون سہارا دے گا "۔

اخبار اندر نے جو حال میں ماہواری ہفتہ وار چھپنے لگا ہے۔ آریہ سماجیوں پر بڑا احسان کیا ہے جو گورو کل کے تیار کردہ برہمچاریوں کے صحیح حالات چھاپ دیئے ہیں۔ کہ جنکی نسبت مشہور کیا جاتا تھا۔ کہ ایسے عالم و فاضل ہونگے۔

کہ ویدک دھرم کا جھنڈا چین۔ جاپان۔ عرب۔ ایران۔ یورپ اور امریکہ تک میں جا گاڑیں گے۔

ہماری حالت

اس سرخی سے معزز ہمعصر ملت نے اپنی حالت کا سچا فوٹو کھینچتے ہوئے کیسا ٹھیک لکھا ہے۔ کہ نہ ہماری دوستی کسی اصول پر مبنی ہے۔ نہ ہماری دشمنی کی معقول وجوہات ہیں۔ جب کسی سے مطلب نکالنا منظور ہوا۔ تو شرم و حیا کی آنکھ پر پٹی باندھ ہم انہی لوگوں کے پاؤں پر جا سر رکھتے ہیں۔ جنکے برخلاف ایک گھنٹہ پہلے ہم نے زمین و آسمان کے قلابے ملائے ہوئے تھے۔ مگر ہمارا یہ عجز بھی ایسا بھدے ڈھنگے طور پر ہوتا ہے۔ کہ مطلب تو حاصل ہوتا نہیں۔ مگر ذلت و تحقیر کا طوق گلے میں پڑ جاتا ہے۔ اور عام پبلک میں ہمارا کوئی اعتبار نہیں رہتا۔ دوسری طرف جب ہم کسی دوست یا بھائی کی مخالفت میں کسی فائدہ کا شائبہ تک بھی پاتے ہیں تو مروت و اخلاق کو طاق نسیان پر رکھ دشمنی پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ابنائے ملت اپنے باہمی تعلقات پر ایک غائر نظر ڈالیں۔ تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ زندگی کے ہر مرحلہ میں ہماری دوستی و دشمنی کا راز نامعقول اغراض و نفسانی خواہشات سے سربستہ ہے۔ کیرکٹر کی پاکیزگی۔ خیالات کی عظمت قوم یا بنی نوع انسان کی بہبود کا کوئی تعلق ہماری دوستی و دشمنی سے نہیں ہے۔ مگر ظلم یہ ہے کہ عامۃ الناس کو دھوکا دینے اور اپنی اغراض کا سادہ لوح لوگوں کو تختۂ مشق بنانے کے لئے ہم اپنی دوستی یا دشمنی کو ہمیشہ قومی رنگ میں ظاہر کرتے ہیں۔ اب ہم میں بعض لوگوں کا پیشہ ہی یہی ہے۔ کہ بڑے آدمیوں کے رازدان بنکر دوستی و دشمنی کے اجارے بزعم خود اپنے قبضہ و تصرف میں رکھے ہوئے ہیں۔ اور اس چالاکی اور ابلہ فریبی سے وہ اپنا اُلو سیدھا کرتے ہیں۔ اور بہت سی صورتوں میں قومی ترقی کی چلتی گاڑی میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ ضرورت ہے اس امر کی۔ کہ ہم سب اپنے طریق عمل پر نظر ثانی کر کے اسمیں ایسی اصلاح کریں۔ کہ ہمارا کیرکٹر خالص اسلامی کیرکٹر بنجائے۔ وگرنہ ہماری موجودہ روش ہم کو دن بدن صراط المستقیم سے دُور دُور کرتی جائے گی۔ وما علینا الا البلاغ۔

(المنیر)

لائل پور میں آریوں کی کرتوت

ہمیں یہ سُنکر کچھ تعجب نہیں ہوا کہ لائلپور کے آریہ سماجی حضرات نے ۲۷ دسمبر کو جبکہ لائلپوری اصحاب اس دن شری گورو گوبند سنگھ مہاراج کا جنم دن منا رہے تھے۔ سماج مندر میں حد درجہ کا مفسدانہ اور اشتعال انگیز لیکچر کروا دیا۔ جس میں سکھ دھرم کے پاک اصولوں اور شری گورو صاحبان کے سرشیٹ جیون پر دل کھولکر کمینہ اور مفسدانہ حملے کئے گئے۔ لائلپور آریہ سماج کے کارکنوں کو شرم آنی چاہیئے تھی۔ کہ کس موقعہ پر ان کی طرف سے چھیڑ چھاڑ شروع کی گئی۔ اگر وہ گورو گوبند سنگھ مہاراج کی مہماں اور جس ہوتا دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ تو بھی انسانیت اور شرافت اس امر کی مقتضی تھی کہ ایک دن آگے پیچھے ایسی بکواس کی جاتی۔ سخت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس وقت جبکہ ملک میں ہر طرف اتفاق کے لئے ہاتھ پسارے جا رہے ہیں آریہ سماجی اپنی جبلی عادات سے باز نہیں آتے۔ جو ملک کیلئے سخت بدقسمتی کا باعث ہے۔ ہم صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لائلپور کی خاص توجہ اس طرف مبذول کرواتے ہیں۔ کہ وہ ایسی مفسدانہ تقریروں کا انسداد فرمائیں۔

(المنیر)

خبر کہ شد مشرق و مغرب خراب

وقت آگیا ہے کہ مسلمان اب اپنی حالت کو محسوس کریں اور سوچیں کہ باد مخالف انہیں کدھر اڑائے لئے جا رہی ہے۔ جو تبدیلیاں زمانہ میں ہوئیں ہیں یا ہوتی رہی ہیں یا آیندہ ہونے والی ہیں۔ اب ان سے زیادہ دیر تک چشم پوشی نہیں کیجا سکتی۔ وہ نعرہ اللہ اکبر جس کی صدائیں بحر عرب سے پار جاکر دریائے چین و بحر اقیانوس تک میں تموج پیدا کر رہی تھیں۔ اور اس محیط کی ساری مخلوق فرزندان لا الہ الا اللہ کی زیر حکومت تھی۔ اب ان کی شکست و ریخت سے جو عمارت تعمیر ہونے کو ہے اس کے ہر گوشہ میں بھی کلمہ کے نقش و نگار کی امید نہیں کی جا سکتی۔ ہر برس تک تو ہم اس حالت میں تھے کہ عرب و ترک و کرد و ہندی و سندھی و ایرانی و افغان و مغل و تاتاری و ازبک و قلماق و قرغز و چینی و مراکشی و بربر و سوڈانی سب کے سب آپس میں بھائی بنے ہوئے تھے۔ ایک کا درد دوسرے کے دلوں میں تھا فتح سومنات پر بغداد میں خوشی منائی جاتی تھی۔ اور خوارزم و خجند کی تباہی پر دہلی و جون پور ملتان۔ و اجودھن کی خانقاہوں اور مدرسوں میں ماتم ہوتا تھا۔ خانہ کعبہ ہمارا مرکز تھا۔ اور حرم رسول اللہ ہمارے مذہب و معاشرت کی نشستگاہ تھی ہمارے قائم مقام

ہر ملک سے ہر سال میں ایک مرتبہ اس پاک مرکز میں جمع ہوتے تھے۔ اور ہر سال اسلامی برادری کی تقویت و توثیق کا عہد تازہ کر کے دنیا کے جس حصہ میں واپس جاتے تھے واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کی روشنی پھیلاتے تھے دیوار وائنا سے لیکر دیوار چین تک جہاں گئے کتاب اللہ کو ساتھ لے گئے اور بر اعظم افریقہ اور ایشیا کے علاوہ آجکل کی علمی دنیا میں قوم گاتھ کی سلطنت قسطنطین و ہرقل کی دار السلطنت اطالیہ و اٹیریا کے صوبے ہنگری و فرانس کے علاقے بھی کلمہ توحید کے ماتحت ہو گئے لیکن آن سبو بشکست و آن پیمانہ ریخت۔ اب تو یہ کیفیت ہے کہ مسلمان روز بروز بے غیرت ہوتے جاتے ہیں۔ اور آیندہ خدا معلوم کیا ہوگا +

سنہ ۸۶۸ھ میں یورپ لا الہ الا اللہ کی حکومت سے آزاد ہو گیا۔ مسجد میں کلیسیا بنائی گئیں اور قرآن کریم کے اوراق سے خنزیر کا گوشت پکایا گیا۔ سنہ ۱۱۳۱ ہجری میں آل عثمان جو ہاتھ میں قرآن لئے ہوئے وائنا کے دروازے تک پہنچ گئے تھے پیچھے ہٹا دیئے گئے۔ اسی دن سے اللہ نور السموات والارض کی روشنی خسوف میں پڑ گئی اور آفتاب اسلام میں گرہن لگتا گیا +

(۱) سنہ ۱۱۳۱ھ میں پلونہ سرویہ نکل گئے
(۲) سنہ ۱۱۸۸ھ " کریمیا تاتار سائبریا "
(۳) سنہ ۱۲۴۵ھ " یونان و ایران کے ۱۸ شہر "
(۴) سنہ ۱۲۵۷ھ " الجزائر "
(۵) سنہ ۱۲۷۴ھ " ہندوستان "
(۶) سنہ ۱۲۸۰ھ " فرو طاغ "
(۷) سنہ ۱۲۸۱ھ " علاقہ قاف "
(۸) سنہ ۱۲۹۰ھ " خیوہ بخارا۔ خوارزم "
(۹) سنہ ۱۲۹۹ھ " مصر تونس "
(۱۰) سنہ ۱۳۰۲ھ " مرو شروان بادکوبہ "
(۱۱) سنہ ۱۳۲۶ھ " بوسینا ہرزیگوینا بلگیریا "
(۱۲) سنہ ۱۳۲۸ و ۲۹ھ " مراکش "
(۱۳) سنہ ۱۳۲۹ھ " طرابلس و ایران سے نکالنے کی کوشش کی +

(وقائع زنگون)

معیار الصادقین (راستبازوں کی پہچان) اصول مسیح موعود دعاوی کے ثبوت

اخبار عالم پر ایک نظر

قسطنطنیہ اور مصر کی خبریں تبلاتی ہیں کہ ۱۸-دسمبر کے جنگ میں اٹلی والوں کے چھ افسر قتل ہوئے۔امیر علی پاشا اپنی فوج لے کر درنہ پہنچ گئے ہیں۔ مصر کے والنٹیروں نے بڑی شجاعت لڑائی میں دکھائی۔ ۲-جنوری کو جو درنہ میں معرکہ ہوا اُس میں ۲۰۰ اطالین ہلاک ہوئے مسلمانوں کے صرف چھ شہید۔ برطانیہ سے چار ڈاکٹر اور تین ڈریسر ترکوں کی امداد کے واسطے روانہ ہوئے۔ ۲۸ دسمبر کے درنہ کے جنگ میں مسلمانوں نے اطالیوں سے دو توپیں اور بہت سے اسلحہ چھین لئے۔اور دو سو فوجی افسر ہلاک ہوئے۔ طبروق میں مجاہدین کو شاندار فتح حاصل ہوئی۔تین سو اطالی سپاہی مارے گئے۔پندرہ افسر ہلاک ہوئے۔ ۱۶-جنوری کو طرابلس میں سخت جنگ ہوئی ترکوں نے فتح پائی ۵۰۰۰ کارتوس اور ۳۰ خچریں ہاتھ لگیں + **ایران** میں روسی فوج کی تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے۔روس مصر ہے کہ ایران گورنمنٹ معزول شاہ کو وظیفہ دے + پونہ میں سخت **طاعون** کا زور ہے + سُنا گیا ہے کہ افغانستان میں ریل بنانے کی تیاریاں ہیں + ایک عجیب خبر اخباروں میں گشت کر رہی ہے کہ سردار نصر اللہ خان نے تمام ڈاکوؤں اور لٹیروں کے نام فرمان نافذ کیا ہے کہ وہ جلال آباد میں حاضر ہوں ضروری معاملات پر بحث ہوگی۔ہم اس خبر کی سنجیدگی کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ڈاکو اور لٹیرے کیا امیر کے زیر فرمان چلنے والے ہیں کیا وہ ملک کے خیر خواہ مدبر ہیں جو ان سے معاملات پر بحث ہوگی۔امید ہے کوئی صاحب اس خبر کی حقیقت پر مزید روشنی ڈالیں گے + ہندوستان میں ملتی **فوج** کی ایک عظیم نوآبادی قایم کرینگے + ایک صاحب نے بیس ہزار ایکڑ کا رقبہ حاصل کر کے جنرل بوتھ کو بستی کے لئے پیشکش کیا ہے +

دھرم پال کی قسمت

دھرم پال کا اخبار اندر آجکل کیا ہے ؟ لالہ منشی رام اور انکے گورو کل کی اندرونی خرابیوں کا ذکر ہے تازہ پرچے میں لالہ صاحب کے سولہ جھوٹ گنے گئے ہیں۔ممکن ہے منشی رام ایسا ہی خراب دل ہوں اور گورو کل ایسا ہی تباہ کن نہ ہو جیسا اندر پال ظاہر کر رہا ہے مگر بیچارے دھرم پال کی قسمت بھی ہے کہ اس غریب کو جو محسن ملا وہ بالآخر ایسا خراب کار ثابت ہوا کہ دھرم پال کو اسکے برخلاف برملا سر بازار چیخنے پکارنے کے سوائے اور کوئی چارہ نہ ہوا +

اسٹیشن لکھی سرائے پر مال گاڑی پڑا کہ پڑا + طرابلس میں اخباروں کے نامہ نگار تھے وہ اٹلی کے سخت قواعد سے تنگ آکر ترکی کیمپ میں آگئے ہیں + **چین** میں جمہوری سلطنت قایم ہوئی۔فغفور نے تخت سے دست برداری کی جمہوری کا سب سے پہلا بیہودہ کام یہ ہے کہ ایک جرمن کمپنی سے کئی کروڑ روپیے قرض لینا منظور کیا ہے + گورنمنٹ مدراس نے ایک کمیٹی قایم کی ہے جس میں ۷ ممبر ہیں ایک مسلمان بھی ہے یہ کمیٹی اس امر پر غور کرے گی کہ مدراس میں اخلاقی و مذہبی تعلیم کس طرح دیجا سکتی ہے + پانی کے نیچے تیرنے والا ایک برٹش جہاز بنام اے ہنری ایک دوسرے جہاز سے ٹکرا کر معہ چار لفٹنٹوں اور دس سواروں کے سمندر میں غرق ہو کر دوسرے جہاز کے مسافروں کے واسطے موجب خوف و دہشت ہوا۔کیا ہی دردناک وقت ڈوبنے والوں پر گذرا ہوگا۔اللہ بچائے + بادشاہ سلامت کے بخیریت ولایت پہنچنے پر پیغام وفاداری کا تار ویسرائے نے بھیجا ہے جو تمام والیاں ریاست اور تمام رعایائے برٹش انڈیا کی طرف سے ہے + پنجاب میں ہر جگہ ہندو مسلمان **مخلوط** جلسے کر کے قیصر ہند کے بخیریت مراجعت وطن پر مبارک بادی کی تاریں روانہ کر رہے ہیں + تجویز ہے کہ ڈھاکہ میں ایک سرکاری نئی **یونیورسٹی** ہو۔جو اگرچہ جنرل ہوگی۔مگر امید کیجاتی ہے کہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت میں اس سے امداد ملے گی + سُنا گیا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ایورویدک اور یونانی حکمت کی امداد بند کیجائے اگر یہ سچ ہے تو اس سے **مشرقی علوم** کو بہت صدمہ پہنچے گا + پایونیر ایک عجیب آدمی کی خبر دیتا ہے جس کے چھونے سے **گھڑی** بند ہو جاتی ہے۔ وہ ریلوے گارڈ ہے اور اب اپنی گھڑی کو صندوق میں ڈالکر لے جاتا ہے معلوم نہیں اس میں کونسی قوت مخفی ہے جس کا یہ نتیجہ ہے سائینسدانوں کی توجہ کے لائق ہے + مولوی ممتاز علی صاحب مدرسہ نسوان علیگڈہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ چاہتے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے اسکول مختلف شہروں میں ہوں۔بیشک ہوں لیکن ایک مرکزی اسکول کا قیام ازبس مفید ہوگا + سُنا گیا ہے کہ ریاست بہاولپور میں ایک عالیشان **گرجا** تعمیر ہونے والا ہے + **جنگ طرابلس** کا ہنگامہ برابر جاری ہے روما سے جو خبریں آتی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ ۳۰ جنوری کو ترکوں نے بنگازی پر حملہ کیا لیکن پسپا ہوئے۔چار اطالین قتل ہوئے اطالیہ کا جنگ پر پہلے ۸ کروڑ روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ اب اطالین کا ارادہ ہے کہ کنارہ عرب پر جدہ پر قبضہ کریں۔جو حاجیوں کا بندرگاہ ہے۔یہ ارادے بحری طاقت کے گھمنڈ پر کئے جا رہے ہیں + ہسپانیہ و پرتگال میں کئی جگہ خوفناک **سیلاب** آئے ہیں ہزاروں لوگ بیکار و قحط زدہ پھر رہے ہیں + میکسیکو میں **انقلابی** فسادات ہو رہے ہیں + ہم نے اس خبر کو نہایت افسوس کے ساتھ پڑھا تھا کہ ایڈورڈ گزٹ ایبٹ آباد کے مالک سے تین ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔اب ۵-فروری کے پرچہ گزٹ سے معلوم ہوا کہ مالک اخبار نے **اپیل** کی ہے۔امید ہے کہ حکام بالادست اس اپیل کو بنظر ترحم دیکھینگے۔جہاں تک ہم نے ایڈورڈ گزٹ کو پڑھا ہے اور اُس کے ایڈیٹر سے **ملاقات** کی ہے۔ہم اس کی نیک نیتی اور وفاداری گورنمنٹ میں کوئی فرق نہیں پاتے اور ہماری دلی خواہش ہے کہ مسٹر قلندر سے یہ بلا ٹل جائے + مسلمانوں کے مشہور اخبار وکیل امرتسر کے بانی شیخ غلام محمد صاحب ۳-فروری ۱۹۱۲ء کو لاہور میں **فوت** ہوئے جہاں وہ علاج کیواسطے گئے تھے میت امرتسر لائی گئی اور ایک بڑی جماعت نماز جنازہ میں شامل ہوئی شیخ صاحب ایک خلیق آدمی تھے اور اخباری دنیا میں عمدہ شستہ لٹریچر کا مذاق پیدا کرنیکی کوشش میں انہوں نے کبھی طاقت و فہم کے مطابق دریغ نہیں کیا تھا۔انہوں نے بہت ہی اچھا کیا جو اپنی زندگی میں ہی وکیل ایک کمپنی کے سپرد کر دیا اور اُسے ایک قومی اخبار کی صورت میں مرتب کر دیا +

فہرست مبایعین

(جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

بھاگن بی بی معرفت فضلدین مانگٹ اونچے حافظ آباد گوجرانوالہ

مریم بی بی " " " " "

سجادل " " " " "

والدہ احمد دین طبیب شہر سیالکوٹ محلہ کمہاراں متصل شوالہ

محمد اسمٰعیل- " " " "

محمد عالم- امام الدین " " "

چوہدری شرف دین معرفت چوہدری نظام الدین احمدی

برخوردار علی محمد .. مخدوم رشید- ضلع ملتان

کرم دین کمپونڈر شفاخانہ ظفروال +

منشی علی محمد بٹی رایاں تحصیل زیرہ +

محمد ولد قطب الدین چک اسکندر متصل کھاریاں

دین محمد تاجر چوب موچی دروازہ لاہور

محمد عثمان غنی کلکتہ ۴۲ ڈاکخانہ بالی گنج +

ہمشیرہ شیخ جلال الدین دھرم کوٹ بگہ +

کریم بخش مکند پور-

راجہ زمیندار سلار کے ضلع گجرات +

سبحان خان فارسٹ گارڈ حلقہ بکوالا

بنی بخش داتہ زید کا- سپرور

غلام قادر " " " "

محمد علی " " " "

سمند خان . . . . . .

مسماۃ حیات بیگم بھاوج محمد مبارک علی تاجر چوب موری دروازہ- لاہور

کرامت اللہ ہیڈ ماسٹر مڈل سکول خوطہ سیالکوٹ

حیات محمد زمیندار معہ اہلیہ ملونڈی ہنڈراں تحصیل رعیہ

فتح علی امیدوار پٹواری- کھوڑہ- ضلع ہوشیارپور

مسماۃ خان بی بی موضع روشن پور ڈاکخانہ سٹیشن

عبدالحکیم- ضلع ملتان +

غلام محی الدین لنگے ضلع گجرات +

مرزا وزیر بیگ معرفت سید حامد حسن صاحب تحصیلدار بکوالا +

فضل کریم ورم +

علی محمد نمبردار- علی پور دیہہ ۲۵ تعلقہ سنجورا

فضلدین معرلے چکے ضلع سیالکوٹ +

پیر محمد ضلع سیالکوٹ تحصیل پسرور مقام قاضی بہاڑ

فیروز الدین زمیندار چک ۱۵۱ ڈاکخانہ ڈگری ضلع حیدرآباد سندھ